प्रो:- शेख मोहम्मद ज़ाहेद मोहम्मद नासेर
मो नं:- 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड  مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڑ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
TAMIR
-E-SIASAT
تعمیر سیاست

QUAZI MAKHDOOM
(Managing Director)
9270574444
8999387277
tamirexport@gmail.com
حلال پروڈکٹس
Tameer Exports
Only for HALAL Products
Office: Bashir Gunj, Beed.431122 (MS)
Vegetables, Fruits, Rice, Sugar, Pulses
www.tameerexports.com
Member: IES, APEDA, MSME, FSSAI

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444
Tameerurdu@gmail.com ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم
RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:08 / Issue : 08 Wednesday 8th January 2025 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۸ رمورخہ، ۸رجنوری ۲۰۲۵ء، بروز بدھ، ۷ ررجب المرجب ۱۴۴۶ھ، قیمت ۲ ر روپے، صفحات: ۴

# امبیڈکر کی توہین: امت شاہ کے خلاف سلطانپور کی عدالت میں مقدمہ، 15 جنوری کو سماعت

### سلطانپور کی عدالت میں بابا صاحب امبیڈکر کے خلاف توہین آمیز بیان دینے پر امت شاہ کے خلاف درخواست درج ہوئی ہے۔ عدالت نے معاملے کی سماعت کے لیے 15 جنوری کی تاریخ مقرر کی ہے

سلطانپور (اتر پردیش): بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے خلاف مبینہ توہین آمیز بیان پر مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے خلاف سلطانپور کی ایک خصوصی عدالت میں درخواست درج کی گئی ہے۔ یہ درخواست دھمور تھانہ علاقے کے بنکے پورسریا کے رہائشی رام کھیلاون نے دائر کی۔ معاملے کی سماعت کے لیے خصوصی ایم پی-ایم ایل اے عدالت کے جج شوبھم ورما نے 15 جنوری 2025 کی تاریخ مقرر کی ہے۔ رام کھیلاون نے اپنی درخواست میں دعویٰ کیا ہے کہ 17 دسمبر 2024 کو پارلیمنٹ میں امت شاہ نے ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے بارے میں ایسا بیان دیا جس سے ان کے اور کروڑوں لوگوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ درخواست گزار نے کہا کہ جس شخصیت کے باعث امیت شاہ آج وزیر داخلہ کے منصب پر فائز ہیں، اسی شخصیت کے بارے میں غیر مناسب بیان دیا گیا۔ رام کھیلاون نے بتایا کہ ڈاکٹر امبیڈکر کو کروڑوں مزدور اور غریب افراد اپنا رہنما اور دیوتا مانتے ہیں اور اس طرح کی بیان بازی سے ان کے دل کو گہرا دھچکہ لگا ہے۔ درخواست گزار کے وکیل، جے پرکاش نے کہا کہ امت شاہ نے راجیہ سبھا میں ڈاکٹر امبیڈکر کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کیے تھے، جس پر رام کھیلاون نے عدالت میں درخواست دائر کی ہے۔ عدالت نے درخواست کو سماعت کے لیے منظور کرتے ہوئے اگلی تاریخ مقرر کر دی ہے۔ رام کھیلاون نے عدالت کو مزید بتایا کہ 24 دسمبر 2024 کو بہوجن سماج پارٹی کے ارکان کے ساتھ وہ پولیس سپرنٹنڈنٹ کے دفتر گئے اور ایف آئی آر درج کرنے کی درخواست دی۔ ساتھ ہی انہوں نے رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعے بھی درخواست بھیجی، مگر پولیس نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ پولیس کی خاموشی سے مایوس ہو کر اب انہوں نے عدالت سے رجوع کیا ہے۔ اب عدالت میں 15 جنوری کو درخواست پر سماعت ہوگی، جس میں امت شاہ کے بیان پر قانونی کارروائی کا فیصلہ کیا جائے گا۔

# ناندیڑ بم دھماکے کا فیصلہ مایوس کن اور تشویشناک

### جس معاملے میں موقع پر ہی یہ بات واضح ہوگئی کہ جائے حادثہ پر بم بنایا جا رہا تھا، اس میں جانچ ایجنسی عدالت کے سامنے ثبوت کیسے پیش نہیں کر سکی؟ سماجی کارکنان کا سوال

ناندیڑ: ۲۰۰۶ء میں ناندیڑ ضلع کے پاٹ بندھارے نگر علاقے میں ہوئے بم دھماکہ کے معاملے میں ناندیڑ کی سیشن کورٹ نے ناکافی ثبوتوں کی بنیاد پر ہندوتوا تنظیموں سے وابستہ تمام ملزمین کو باعزت بری کر دیا ہے۔ عدالت کے اس فیصلے پر سماج کے مختلف حلقوں میں حیرت اور تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ساتھ ہی تفتیشی ایجنسیوں کی جانچ پر بھی سوالیہ نشان لگ رہا ہے۔ سی بی آئی کے وکیل عدالت میں ملزمین کے خلاف ٹھوس ثبوت اور گواہ پیش کرنے میں کیسے ناکام رہے؟ یہاں یہ بھی سوال ابھر رہا ہے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ معاملے کو جان بوجھ کر کمزور کرنے کیلئے اہم شواہد عدالت کے سامنے پیش ہی نہ کئے گئے ہوں؟ یاد رہے کہ ناندیڑ کے پاٹ بندھارے نگر میں بم سازی کے دوران ہوئے بم دھماکہ کہ معاملہ میں ناندیڑ کی عدالت کے معزز جج سی وی مراٹھے نے ناکافی ثبوتوں کی بنیاد پر تمام ملزمات کو باعزت بری کرنے کا فیصلہ سنایا ہے۔ وکیل دفاع ایڈوکیٹ نتن رونوال نے کہا کہ جانچ ایجنسیاں ملزمین کے خلاف لگائے گئے الزامات کو عدالت کے سامنے ثابت نہیں کر سکیں جسکی وجہ سے تمام لوگ باعزت بری ہو گئے۔ سماجی تنظیموں کے ذمہ داران نے عدالت کے فیصلے پر سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ ونچت بہوجن اگھاڑی کے ریاستی لیڈر فاروق احمد نے کہا کہ یہ فیصلہ حکومت اور جانچ ایجنسیوں کی کارکردگی پر سوالات کھڑے کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ناندیڑ کا یہ معاملہ حساس نوعیت کا تھا، جس میں آر ایس ایس، وی ایچ پی اور بجرنگ دل سے وابستہ افراد کے ملوث ہونے کا الزام تھا۔ آر ایس ایس کے سابق پرچارک یشونت شندے نے سرکاری گواہ بننے کی پیشکش بھی کی تھی، لیکن عدالت نے انہیں گواہی دینے کی اجازت نہیں دی، جو انصاف کے اصولوں کے خلاف ہے۔ موومنٹ فار پیس اینڈ جسٹس کے ریاستی سکریٹری الطاف حسین نے بھی عدالت کے فیصلے پر حیرت کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ ۲۰۰۶ء میں دھماکے کے وقت ہی یہ واضح ہوگیا تھا کہ یہ بم دھماکہ ہے اور کچھ لوگ اس مکان میں بم بنا رہے تھے، لیکن مقامی پولیس نے اسے پٹاخہ دھماکہ قرار دے کر دبانے کی کوشش کی تھی۔ انہوں نے کہ ''اس وقت اس معاملے کو ممبئی اور دہلی تک لے جایا گیا، جہاں نیشنل میڈیا کے ذریعے کئی حقائق پیش کئے گئے، جس کے بعد یہ کیس اے ٹی ایس کے سپرد ہوا۔'' الطاف حسین کہتے ہیں کہ ''لیکن، حکومت نے بعد میں یہ کیس سی بی آئی کے حوالے کر دیا، جس نے معاملے کو انجام تک پہنچانے کے بجائے ملزمین کو بری ہونے کا موقع فراہم کیا۔'' سماجی تنظیموں اور انسانی حقوق کے کارکنان کا کہنا ہے کہ اگر مقامی عدالت میں شواہد مسترد کئے گئے ہیں تو سی بی آئی کو اس معاملے کو ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ تک لے جانا چاہئے۔ انصاف کے تقاضے پورے کرنے کیلئے انسانی حقوق کی تنظیموں کو بھی آگے آنا ہوگا۔ یہ فیصلہ دہشت گردی کے خلاف جاری جدوجہد کو کمزور کرنے کے مترادف ہے اور انصاف کے حصول کیلئے مزید قانونی چارہ جوئی کی ضرورت ہے۔ ناندیڑ بم دھماکہ کہ ۲۰۰۶ء ۲۰۰۶ء میں ناندیڑ کے پاٹ بندھارے نگر میں واقع ایک مکان میں دھماکہ ہوا تھا جس میں ۲ رلوگوں کی موت ہوگئی تھی یہ دونوں آر ایس ایس سے وابستہ تھے۔ یہ مکان بھی آر ایس ایس کارکن کا تھا۔

# HMPV وائرس مت ڈرو، ہوشیار رہو

### وزیر صحت، وزیر طبی تعلیم کی عوام سے اپیل

ممبئی 7/جنوری (عزیز اعجاز) مہاراشٹر کے طبی تعلیم کے وزیر حسن مشرف اور وزیر صحت پرکاش ابیٹکر نے آج منترالیہ میں ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا کہ HMPV (ہیومن میٹا نیومو) کوئی نیا وائرس نہیں ہے، بلکہ یہ 2001/ سے موجود ہے۔ یہ وائرس تبدیل نہیں ہوتا، اس لیے شہریوں کو اس سے گھبرانے کی ضرورت نہیں بلکہ احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔ وزراء نے عام لوگوں سے صفائی برقرار رکھنے کی اپیل کی۔ اس موقع پر ریاستی وزیر صحت میگھنا بورڈیکر، محکمہ کے سکریٹری ڈاکٹر نپن ونائک، سکریٹری نوین سونا، محکمہ صحت کے ڈائریکٹر ڈاکٹر نتن امبیڈکر موجود تھے۔ وزراء نے کہا کہ HMPV کے بارے میں مرکزی حکومت کی ہدایات اور رہنمائی کے مطابق مزید کارروائی جاری ہے۔ اس بیماری کے بارے میں کوئی افواہ نہ پھیلائی جائے۔ چھوٹے بچوں، بوڑھوں اور پرانی بیماری میں مبتلا مریضوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ محکمہ صحت کی پوری ٹیم بیماری کے تناظر میں کام کر رہی ہے اور جلد SOP کا اعلان کر دیا جائے گا۔ محکمہ صحت کے سکریٹری ڈاکٹر نپن ونائک نے کہا کہ اس وقت سوشل میڈیا پر چین میں سانس کی بیماری پیدا کرنے والے وائرس کے بارے میں معلومات موجود ہیں۔ چین میں سردیوں کے موسم کی وجہ سے سانس کے انفیکشن میں اضافہ غیر فطری نہیں ہے۔ یہ انفلوئنزا، RSV، HMPV (ہیومن میٹا نیومو وائرس) جیسے وائرس کی وجہ سے ہے۔ یہ وائرس ہندوستان سمیت پوری دنیا میں پہلے سے موجود ہے۔ HMPV عام طور پر یہ ایک ہلکی بیماری ہے، کی علامات سردی اور کھانسی جیسی ہوتی ہیں۔ بچوں، بوڑھوں اور کمزور مدافعتی نظام والے افراد کو اس بیماری کا زیادہ خطرہ ہو سکتا ہے۔ یہ ایک موسمی بیماری ہے، جو عام طور پر سردیوں اور موسم بہار کے شروع میں ہوتی ہے، جیسے ہندوستان میں سانس کے انفیکشن میں کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے اور صورتحال تشویشناک نہیں ہے۔ تمام ہسپتالوں میں ضروری ادویات کا ذخیرہ موجود ہے۔ اس بیماری کا سبب بننے والے وائرس کی نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف وائرولوجی، پونے میں تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ اس بیماری کا علاج علامات کے مطابق کیا جاتا ہے۔ اس بیماری کے لیے اینٹی بائیوٹکس غیر ضروری ہیں اور کوئی ویکسین یا موثر اینٹی وائرل دوا نہیں ہے۔ ایسی صورتحال میں انہوں نے اپیل کی کہ ڈاکٹر کے مشورے کے بغیر خود دوا نہ لیں۔ اس بیماری کے پس منظر میں ریاست کے محکمہ صحت عامہ نے بھی تمام اضلاع کو احتیاطی تدابیر کے طور پر احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی ہدایت دی ہے۔

# دوسرے مرحلے کی ٹیچر بھرتی جلد شروع کی جائے گی/ وزیر تعلیم دادا جی بھوسے

ممبئی 7/جنوری (عزیز اعجاز) اسکولی تعلیم کے وزیر دادا بھوسے نے آج یہاں کہا کہ ریاست کے اسکولوں میں پوتر پورٹل کے معرفت ٹیچر بھرتی کا دوسرے مرحلے کا آغاز جلد کیا جائے گا-وزیر تعلیم نے یہ اعلان ریاست کے اسکولوں کے منتظمین کے نمائندوں کے ساتھ یشونت راؤ چوان سینٹر میں منعقدہ ایک جائزہ میٹنگ میں کیا۔ اس موقع پر ایجوکیشن کمشنر سچندرا پرتاپ سنگھ، اسٹیٹ ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ کونسل کے ڈائریکٹر راہول ریکھاور، پرائمری ایجوکیشن کے ڈائریکٹر شرد گوساوی وسمپت سوریہ ونشی موجود تھے۔ عیاں رہے کہ 5/جنوری کو ممبئی کے جے ہند کالج میں تمام آفیسران وتنظیموں کی ریاستی سطح کی میٹنگ میں اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھ 11138 کے بانی ساجد نثار احمد نے ریاست بھر کی اسکولوں میں اساتذہ کی خالی آسامیوں پر کرنا، نیز ٹیچر بھرتی فیز ٹو شروع کرنا، وجلد از جلد ٹیپ شروع کرنے کے متعلق وشکشن سیوک رد کرنے، کراس میڈیم، امیدواروں کے عمر کی شرط میں راحت، کنورٹ ٹو اوپن راؤنڈ کے متعلق زبانی وتحریری مطالبہ کیا تھا۔ جس پر تمام اساتذہ تنظیموں نے حمایت کی تھی اور پوتر پورٹل معرفت مرحلہ دوم کی اساتذہ بھرتی کو لیکر اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھ کے بانی ساجد نثار احمد، ضلع کارگذار صدر انصاری عقیل احمد ودیگر مسلسل کوشاں ہیں۔

# آج بیڑ ضلع خطاب عام بعنوان اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو

### مقرر خصوصی محمد شفیع فاروقی (پاتھری) کریں گے خطاب

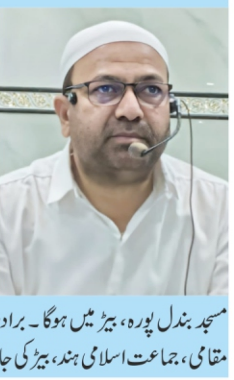

بیڑ 07 جنوری: جماعت اسلامی ہند کا مشن بھی وہی ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن تھا کہ اللہ کے دین حق کو قائم کرنا۔ انسانوں کو شرک و گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر توحید کی روشنی کی طرف لانا اور غلامی اور باطل نظام ہائے زندگی سے نکال کر اسلام کے عدل اجتماعی کی طرف دعوت دینا ہے۔ معاشرے کی اصلاح کرنا اور مسلمانوں کی تربیت و تزکیہ کرنا ہے۔ قرآن اور سیرت رسول یہ بتاتی ہے کہ یہ کام صرف اجتماعی کوشش سے ممکن ہے۔ اسی مقصد کے تحت جماعت اسلامی ہند حلقہ مہاراشٹرا یکم جنوری تا 10 جنوری ریاست گیر کارکن سازی مہم وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیعًا (اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو) منا رہی ہے۔ اس ضمن میں جماعت اسلامی ہند بیڑ، نے خطاب عام کا انعقاد کیا ہے۔ اس خطاب عام میں مقرر خصوصی محمد شفیع فاروقی (پاتھری) خطاب فرمائیں گے۔ خطاب عام بتاریخ 8 جنوری 2025 بروز بدھ، بعد نماز مغرب، مسجد بندل پورہ، بیڑ میں ہوگا۔ برادران اسلام اس خطاب عام میں کثیر تعداد میں شامل ہو کر مستفید ہوں اس طرح کی اپیل جاوید علی خان، امیر مقامی، جماعت اسلامی ہند، بیڑ کی جانب سے کی گئی ہے۔

# روٹری کلب آف بیڑ مڈٹاؤن کی جانب سے

## درپن دن جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا

Rotary
Club of Beed Midtown
दर्पणदिन
६ जानेवारी २०२५
Rotary

بیڑ: پریس ریلیز: رٹری کلب آف بیڑ مڈٹاؤن کی جانب سے یوم صحافت کے موقع پر درپن دن کا انعقاد جوش وخروش کے ساتھ کیا گیا۔ اس پروگرام میں بیڑ ضلع کے معروف صحافیوں کو اعزاز سے نوازا گیا۔ صحافت کے میدان میں ان کے نمایاں کردار کو تسلیم کرتے ہوئے، رٹری کلب نے اس منفرد اقدام کا انعقاد کیا۔ پروگرام میں شری اشوک جی دیشمکھ، جگدیش راؤ جی پنگلے، دلیپ جی خستی، مہیش جی واگھمارے، ششی جی کیوٹر، لکشمی کانت جی روی کر، رویندر جی پالمکر، روی جی اوبالے، وینکٹیش ویشنو، راج کمار کلکرنی، اویناش جی واگھیر کر، انیل جی کلکرنی، ویبھو جی سوامی، انیل جی بھنڈاری جیسے نامور صحافیوں کو عزت واحترام کے ساتھ نوازا گیا۔ پروگرام کی صدارت روٹری کلب آف بیڑ مڈٹاؤن کے صدر رو۔ نتن گوپن نے کی، جبکہ سکریٹری رو۔ نلیش جگڈالے نے اس کامیاب تقریب کی منصوبہ بندی اور تنظیم میں اہم کردار ادا کیا۔ جگدیش جی پنگلے کا خطاب: سینئر صحافی جگدیش جی پنگلے نے صحافیوں کو درپیش چیلنجز اور معاشرے کو بیدار رکھنے میں صحافت کے اہم کردار پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے روٹری کلب کے اس اقدام کی تعریف کی اور سماجی بھلائی کے لیے صحافیوں کے تعاون کو تسلیم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ سی اے آدیش نہار کا خطاب: روٹری کلب آف بیڑ مڈٹاؤن کے رکن سی اے رو۔ آدیش نہار نے صحافیوں کے فرائض کی تعریف کرتے ہوئے معاشرے میں ان کے اہم کردار کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا: صحافی معاشرے کے درپن (آئینے) کی مانند ہوتے ہیں۔ ان کا ہر لفظ معاشرے کو سمت دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ پروگرام کے آخر میں پروفیسر راجندر گاڈے کرنے شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے روٹری کلب کے اس اقدام کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ روٹری کلب آف بیڑ مڈٹاؤن کے اس پروگرام نے صحافت کے شعبے میں نمایاں خدمات انجام دینے والے صحافیوں کو خراج تحسین پیش کیا اور صحافت کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

# یکم اپریل سے تمام گاڑیوں پر فاسٹ ٹیگ لازمی

## نہ ہونے پر ڈبل ٹول وصول کیا جائے گا

FASTag
NPCI

ممبئی 7/جنوری (عزیز اعجاز) یکم/اپریل 2025/ سے تمام گاڑیوں کو ریاست کے ٹول جمع کرنے والے مراکز پر صرف فاسٹیگ کے ذریعے ٹول ادا کرنا ہوگا۔ وزیر اعلی دیویندر فڈنویس کی صدارت میں یہاں کابینہ کی میٹنگ میں محکمہ ٹرانسپورٹ کی تجویز کو منظوری دی گئی۔ کابینہ میں لیے گئے فیصلے کے مطابق یکم اپریل 2025 سے تمام گاڑیوں کا روڈ ٹیکس ریاست میں روڈ ٹیکس جمع کرنے والے مراکز پر فاسٹیگ کے ذریعے ادا کرنا ہوگا۔ اس کے لیے کابینہ کی میٹنگ میں موجودہ پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ پالیسی 2014/ میں ترمیم کی منظوری دی گئی۔ اس وقت ریاست میں محکمہ تعمیرات عامہ کے 13/ پروجیکٹوں اور مہاراشٹر اسٹیٹ روڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن (MSRDC) کے 9/ پروجیکٹوں میں ٹول ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے۔ نیز، یہ فیصلہ مستقبل میں جہاں کہیں بھی ٹول وصول کیا جائے گا، لاگو ہوگا۔ حکومت نے یہ فیصلہ ٹول وصولی میں مزید شفافیت لانے اور ٹول پلازوں پر ہجوم کو کم کرنے کے لیے کیا ہے۔ اس سے وقت اور ایندھن کی بچت ہوگی۔ اگر روڈ ٹیکس فاسٹ ٹیگ کے علاوہ کسی اور ذریعہ سے ادا کیا جاتا ہے یا اگر فاسٹ ٹیگ فعال نہیں ہے یا گاڑی بغیر فاسٹ ٹیگ کے لین میں داخل ہوتی ہے تو ڈبل روڈ ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔ سنٹرل موٹر وہیکل رولز 1989/ کے مطابق یکم دسمبر 2017/ سے نئے چار پہیوں کی رجسٹریشن کے لیے فاسٹ ٹیگ کو لازمی قرار دیا گیا تھا۔ اب اسے تمام گاڑیوں پر لازمی قرار دے دیا گیا ہے۔ فاسٹیگ کیا ہے... یہ ایک ایسا آلہ ہے جو گاڑی کے چلنے کے دوران براہ راست ٹول کی ادائیگی کرنے کے لیے ریڈیو فریکوئنسی شناختی ٹیکنالوجی کا استعمال کرتا ہے۔ ایک بار جب یہ گاڑی پر چسپاں ہو جائے تو اسے دوسری گاڑی میں منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ فاسٹ ٹیگ نیشنل الیکٹرانک ٹول کلیکشن (NETC) کے کسی بھی ممبر بینک سے خریدا جا سکتا ہے۔ اگر فاسٹ ٹیگ کسی پری پیڈ اکاؤنٹ سے منسلک ہے، تو اسے صارف کے استعمال کے مطابق ری چارج/ٹاپ اپ کرنا ہوگا۔

# ممبئی شہر میں دسواں سالانہ جلوس غریب نواز تزک واحتشام سے نکالا گیا

### ملک میں امن وامان قائم رکھنے کے لیے تعلیمات خواجہ گھر گھر پہنچانا ضروری: مولانا سعید نوری

جلوس غریب نواز
JULOOS-E GARIB NAWAZ
1500
1447
2025
Jashne
EID MILAD UN NABI
१५०० साला
जश्ने ईद मीलादुन्नबी

ممبئی 7/جنوری (اسٹاف رپورٹر) آل انڈیا سنی جمعت العلماء اور رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام دسواں سالانہ جلوس غریب نواز سنی بڑی مسجد مدنپورہ سے شام چار بجے نکالا گیا جس کی قیادت عروس البلاد ممبئی کے علماء کرام وائمہ مساجد نے کیا اس موقع پر جلوس کی قیادت کرتے ہوئے رضا اکیڈمی کے بانی وسربراہ قائد ملت الحاج محمد سعید نوری نے کہا کہ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ کو وصال کئے ہوئے آٹھ سو سال سے زائد ہو گئے لیکن آج بھی خواجہ غریب نواز کا فیضان موسلا دھار بارش کی طرح برس رہا ہے ہر دن بلا تفریق مذہب وملت لاکھوں زائرین خواجہ غریب نواز کے آستانہ پر حاضری دیکر روحانی سکون پاتے ہیں حضرت نوری صاحب نے مزید کہا کہ آٹھ صدی گزرنے کے بعد آج شر پسند عناصر دربار خواجہ شیو مندر قرار دینے کی مذموم کوشش کر رہے تھے لیکن امسال جس عقیدت ومحبت کے ساتھ زائرین کی تعداد پہنچی ہے شر پسندوں کے منہ پر زوردار طمانچہ لگا ہے لہذا ان پاکھنڈی لوگوں کو عقل کے ناخن لینے کی ضرورت ہے اور زیادہ سے زیادہ صوفیاء کرام کی تواریخ کو پڑھنا چاہیے تا کہ حقیقت سے واقفیت ہو آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے نائب صدر محمد سعید نوری نے آخر میں کہا کہ نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا میں اگر امن وامان کی فضا قائم رکھنی ہے تو تعلیمات اولیائے کرام کو گھر گھر پہنچانا ضروری ہے جن کے ارشادات وفرمودات میں پیار محبت وشفقت شامل ہے جن کی خانقاہیں ہمیشہ غریبوں مسکینوں کا سہارا رہی ہیں ہمیں بھی چاہیے کہ ہم ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بھوکوں کے کھانے کا انتظام ننگوں کیلئے پہننے کے کپڑوں کا اہتمام کریں اور مجبوریوں کی حاجت روائی ہو یہ صحیح پیغام ہے ان بزرگوں کا جس پر عمل کر کے انسانیت کی خدمت بہتر طریقے سے کی جا سکتی ہے حضرت مولانا خلیل الرحمٰن نوری نے کہا کہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ جہاں بہت بڑے ولی کامل تھے وہیں پہلے وہ عالم بھی تھے ان کا بچپن بھی تقوی اور پرہیز گاری سے مالا مال تھی اور جوانی بھی بے مثال آج کا نوجوان صرف غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی نوجوانی کی عبادت وریاضت کو پڑھ لے تو وہ بھی تقوی اور اطاعت گزار بن کر بہتر زندگی گزار سکتا ہے حضرت مولانا امان اللہ رضا نے بھی حضرت خواجہ غریب نواز کی سیرت وکردار کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ دین ومذہب کے معین تھے جنہوں نے اللہ کی وحدانیت اور حضور کی رسالت کا جام پلایا جس کے نتیجے میں کروڑوں لوگ حلقہ اسلام میں داخل ہوئے حضرت مولانا محمد عباس رضوی نے بھی بارگاہ غریب نواز میں خراج عقیدت پیش کیا جلوس چشتیہ مدنپورہ بڑی مسجد سے نکل کر ناگپاڑہ جنکشن ہوتے ہوئے بھنڈی بازار چورہے پر پہنچا جگہ جگہ کمیٹی کے لوگوں نے قائدین جلوس کا استقبال کیا سب سے خوبصورت منظر مدارس دینیہ کے بچوں کے ہاتھوں میں جو پلے کارڈز تھے جس میں تعلیمات وارشادات وفرمودات خواجہ غریب نواز قدس سرہ لکھے ہوئے تھے مزید امسال 12 ربیع النور 1474 مطابق 5 ستمبر 2025 کو تاریخ ساز انقلاب آفرین 1500 سو سالہ جشن ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بھی سلوگن لکھے گئے تھے تا کہ عوام وخواص میں 1500 سالہ جشن ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بیداری پیدا ہو اور رضا اکیڈمی کی مہم حضور کی رحمت سب کیلئے ہر گھر تک پہنچ جائے جلوس مینارہ مسجد محمد علی روڈ ممبئی پر اختتام پذیر ہوا جس میں فرید ملت پیر طریقت حضرت علامہ فرید الزماں صاحب قبلہ اور شہزادہ محبوب ملت حضرت علامہ مقصود علی خان صاحب نے دعا فرمائیں جلوس چشتیہ میں حضرت قاری محمد سعید اشرفی حضرت قاری محمد ناظم رضا حضرت مولانا غلام صابر حضرت قاری انور علی مشاہدی قاری محمد شاداب محبوبی حضرت قاری رفعت رضا رضوی مصطفیٰ رضا امن میاں حسن رضا نوری راجہ بھائی ناظم خان رضوی دارالعلوم اہلسنت حاجی آدم صدیق بڑی مسجد مدنپورہ دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ بھائیکلہ کے طلباء سمیت دیگر حضرات کثیر تعداد میں موجود تھے--

# ملیہ کالج بیڑ کی جانب سے این ایس ایس اور اجتماعی مطالعہ کا انعقاد

بیڑ (پریس ریلیز) قومی تعلیمی پالیسی سیل ملیہ سینیئر کالج کی جانب سے ملت انگریزی اسکول بیڑ میں اجتماعی مطالعے کے پروگرام کا کامیاب انعقاد۔ ملیہ آرٹس سائنس اینڈ مینیجمنٹ سائنس کالج بیڑ کے NSS یونٹ اور NEP سیل کی جانب سے اجتماعی مطالعہ پروگرام ملت انگریزی اسکول بیڑ میں کامیاب انعقاد عمل میں ایا۔ حکومت مہاراشٹر کی جانب سے یونیورسٹیز اور کالجز کی سطح پر مطالعے کی اہمیت پر روشنی ڈالنے کے لئے پندرہ روزہ تقریبات کا انعقاد یکم جنوری سے پندرہ جنوری 2025 کیا جا رہا ہے جس میں واچن سنکلپ مہاراشٹاچا اور School Connect 2.0 پروگرام کو حکومتی اعلامیے کے مطابق روبہ عمل لایا جا رہا ہے اسی سلسلے کی ایک کڑی اجتماعی مطالعہ کا ملت انگریزی اسکول بیڑ میں ہوا جس میں ملت اسکول کے نہم اور دہم کے طلبا وطالبات نے جوش وخروش سے حصہ لیا طلبہ وطالبات نے بہت ہی اچھے ودلنشین آواز سے مطالعہ کیا۔ ملت انگلش اسکول بیڑ کا اسٹاف نے بھی دلجمعی کے ساتھ اس میں شرکت کی۔ ملیہ سینیئر کالج کے لائبریرین ڈاکٹر عامر سلیم صاحب، پروفیسر سید شوکت اللہ حسینی صاحب، پروفیسر مرزا اسد بیگ صاحب این ایس ایس پروگرام افیسر، ڈاکٹر رفیق صاحب این ایس ایس پروگرام آفیسر پروفیسر سید فرید احمد نہری چیئر مین NEP سیل، ڈاکٹر ناصر باغبان اور جناب مزمل فاروقی صاحب نے شرکت کی واچن سنکلپ مہاراشٹاچا کی ملیہ کالج کی کمیٹی نے اس پروگرام کو پرنسپل ڈاکٹر محمد الیاس فاضل صاحب کی رہنمائی ونگرانی میں روبہ عمل لایا۔ ملیہ سینیئر کالج کی جانب سے ہم ملت انگریزی اسکول کی انتظامیہ اور اسٹاف کا شکریہ ادا کرتے ہیں

# ادبی سنگم

# مرزا غالب اپنے ہی شہر آگرہ میں بیگانے کیوں؟ جانیے کہاں ہے وہ حویلی جہاں مشہور شاعر کی پیدائش ہوئی

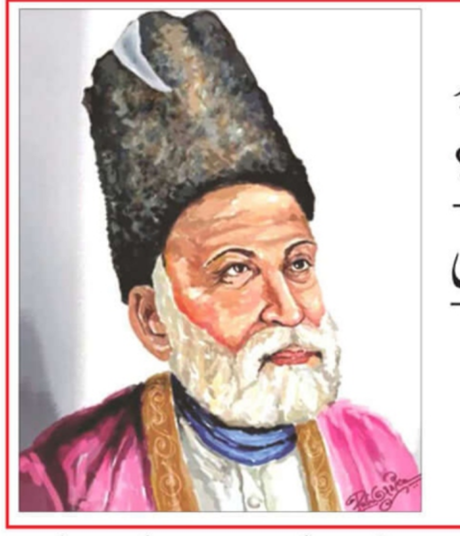

**ایم ڈبلیو انصاری**

**سابق ڈی جی پی، چھتیس گڑھ**

آگرہ: شاعری، نظم اور غزل پر بات کرنا اور غالب کا نام نہ لینا ممکن شاعری کی توہین ہوگی۔ آج بھی لوگ مشہور شاعر مرزا غالب کی شاعری کے دیوانے ہیں۔ لیکن آگرہ میں پیدا ہونے والے مشہور شاعر مرزا غالب اپنے ہی شہر کے لوگوں میں انجان اور اجنبی کیوں ہیں۔ اب نہ ان کی جائے پیدائش ہے اور نہ کوئی انہیں یاد کرنے والا ہے۔ مشہور شاعر مرزا غالب کے یوم پیدائش پر ای ٹی وی انڈیا نے ایک سینئر مورخ اور دانشور سے خصوصی گفتگو کی۔

ہر زبان کا وہ آسرا... اس کے دل میں دھڑکتا تھا آگرہ... جی ہاں آگرہ میں پیدا ہونے والے شاعر مرزا غالب المعروف مرزا اسد اللہ بیگ خان غالب کو پوری دنیا جانتی ہے۔ مرزا غالب 27 دسمبر 1797 کو آگرہ کے علاقے کالا محل میں پیدا ہوئے۔

آگرہ کے سینئر مورخ راج کشور راجے بتاتے ہیں کہ مرزا غالب کا مکان پیپل منڈی کے قریب کالا محل کے علاقے میں تھا۔ ان کے والد عبداللہ بیگ فوج میں تھے۔ ان کی والدہ عزت النساء بیگم اس وقت ان کے ماموں کے گھر کالا محل میں رہتی تھیں۔ اسی وقت غالب کی پیدائش ہوئی تھی۔ اب وہ حویلی نہیں رہی، جہاں مرزا غالب کی پیدائش ہوئی تھی۔ اب اس جگہ پر اندرا بھان گرلز انٹر کالج ہے۔

مرزا غالب کا بچپن آگرہ میں گزرا، جب مرزا غالب صرف چار سال کے تھے کہ ان کے والد کا انتقال ہوگیا۔ انہوں نے آگرہ کے استادوں سے تعلیم حاصل کی۔ صرف 11 سال کی عمر میں غالب نے شعر و شاعری سننا، پڑھنا اور لکھنا شروع کر دیا۔ 12 سال کی عمر میں دہلی چلے گئے۔

**شادی 13 سال کی عمر، 72 سال کی عمر میں وفات:**

مورخ راج کشور راجے بتاتے ہیں کہ صرف 13 سال کی عمر میں مرزا غالب کی شادی نواب الٰہی بخش کی بیٹی عمراؤ بیگم سے ہوئی۔ آگرہ سے نکلنے کے بعد مرزا غالب دہلی میں ہی رہے۔ مرزا غالب 72 سال کی عمر میں 15 فروری 1869 کو برین ہیمرج سے دہلی میں انتقال کر گیے۔ انہیں حضرت نظام الدین کے علاقے میں واقع سوسرال کے لوگوں کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

**مرزا غالب نے 1857 کی بغاوت پر بھی لکھا:**

راجکشور راجے بتاتے ہیں کہ مرزا غالب نے 1857 کی بغاوت اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھی تھی۔ یہ سب دیکھا کہ کس طرح دہلی میں تباہی ہوئی ہے۔ اس بغاوت میں مرزا غالب کے بہت سے جاننے والے اور دوست مارے گیے، جس کی وجہ سے وہ شدید غم میں تھے۔ 8 ستمبر 1858ء کو مرزا غالب نے اپنے دوست حکیم اژہدولہ کو خط لکھا۔

" واللہ! میری دعا ہے کہ اب ان احباب میں سے کوئی نہ مرے، کیونکہ مجھے یقین ہے کہ جب میں مروں گا تو کوئی تو ہوگا جو مجھے یاد کر کے روئے گا۔" اسی طرح مرزا غالب نے اپنے دوست ضیاء الدین احمد خان کو خط لکھا تھا کہ جانے برادر! غالب نامراد کے آنسو اور آہیں، اکبر آباد کی فضا اور ہوائیں تیرے لیے باعثِ رحمت ہوں۔ میرا وطن آگرہ میں ہے اس لیے میرے بہت قریب ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ میرے شوق دوراندیشی نے میری آنکھوں اور دل کو اس سفر میں آپ کا ساتھ دیا۔ تاکہ میں آپ کو اپنے ملک کو اس غربت (غیر ملکی) میں دیکھ کر خوشی اور تعریف دے سکوں۔

**آگرہ سے بے پناہ محبت تھی:**

راجکشور راجے بتاتے ہیں کہ مرزا غالب آگرہ سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ وہ کئی بار آگرہ آئے۔ اس کے ساتھ وہ آگرہ کے اپنے بچپن کے دوستوں کو بھی خط لکھتے تھے۔ مرزا غالب نے اپنے بچپن کے ایک دوست کو لکھا تھا کہ آہ مجھے وہ وقت یاد ہے جب یہ ساری کائنات یعنی اکبر آباد میرا وطن تھا۔ ہمدرد دوستوں کا ایک گروپ ہر وقت آراستہ میں موجود رہتا تھا۔

**مرزا غالب کو خط لکھنے کا ایک زندہ فن تھا:**

راج کشور راجے کہتے ہیں کہ مرزا غالب کی خط نویسی کی ایک بڑی خصوصیت یہ تھی کہ ان کے تمام خطوط اپنے اندر ایک زندہ فضا قائم رکھتے تھے۔ ایک خط میں انہوں نے اپنے دوست کو لکھا تھا کہ صبح کا وقت ہے۔ بہت ٹھنڈ ہو رہی ہے۔ چمنی سامنے رکھی ہے۔ میں دو حرف لکھتا ہوں۔ آگ تاپتا ہوں۔

**خطوط میں آگرہ کی پتنگ بازی کا تذکرہ:**

راج کشور راجے بتاتے ہیں کہ مرزا غالب نے 19 اکتوبر 1858 کو آگرہ کے رہنے والے اپنے دوست منشی شیو نارائن کو لکھے گئے خط میں اپنے بچپن کے دنوں کو یاد کیا ہے۔ جس میں انہوں نے آگرہ کے کالا محل، کھٹیا والی حویلی، کٹرہ گاوریان اور دیگر مقامات کا بڑی دلچسپی سے ذکر کیا۔ اس خط میں انہوں نے لکھا ہے کہ ایک کٹرہ کی چھت سے وہ اور بنارس کے بے دخل راجہ چیت سنگھ کے بیٹے بلوان سنگھ پتنگ اڑاتے اور پینچ لڑاتے تھے۔

**غالب کا پنشن سے ہوا گزارا:**

راجکشور راجے بتاتے ہیں کہ مرزا غالب کے چچا کی موت کے بعد برطانوی حکومت نے انھیں پنشن دینا شروع کر دی۔ اس زمانے میں مرزا غالب کو برطانوی حکومت سے 67 روپے 50 پیسے ماہانہ پنشن ملتی تھی۔ یہاں تک کہ آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر بھی تیموریہ خاندان کی تاریخ لکھنے پر 50 روپے ماہانہ معاوضہ ملتا تھا۔ 1850ء میں شہنشاہ بہادر شاہ ظفر دوم نے مرزا غالب کو دبیر الملک اور نظم الدولہ کے لقب سے نوازا۔ اس کے ساتھ انہیں مرزا نوشہ کا خطاب بھی ملا۔ وہ بہادر شاہ ثانی کے بیٹے مرزا فخرو کے استاد بھی تھے۔

**غالب کو اپنے ہی شہر نے بھلا دیا:**

حالانکہ ساری دنیا مرزا غالب کی شاعری کی دیوانی ہے۔ ہر شاعر کے ذہن میں ان کی کوئی نہ کوئی شعر یا نظم ضرور ہوتی ہے۔ اتنے بڑے شاعر کو اپنے ہی شہر آگرہ سے محبت نہیں ملی۔ آج شہر میں ان کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ جہاں مرزا غالب کی پیدائش ہوئی تھی، نہ وہاں کے لوگ انہیں جانتے ہیں اور نہ ہی شہر میں ان کے نام سے کوئی عمارت، پارک یا سڑک ہے، جسے دیکھ کر انہیں یاد کیا جاسکتا ہے۔

سینئر صحافی برج کھنڈیلوال کا کہنا ہے کہ آگرہ کو فن اور ادب کا شہر کہا جاتا ہے۔ یہاں سے بہت سے بڑے شاعر اور ادیب پیدا ہوئے۔ لیکن اس شہر آگرہ میں پیدا ہونے والے مرزا غالب کے نام پر کچھ نہیں ہے۔ میں نے اس سلسلے میں میونسپل کمشنر کو میمورنڈم دیا ہے۔ اس کے ساتھ آگرہ یونیورسٹی میں شاعر کے نام پر مرزا غالب چیئر، ریسرچ لائبریری اور آڈیٹوریم کا مطالبہ کیا جا رہا ہے، تاکہ انہیں یاد رکھا جاسکے۔

**آگرہ یونیورسٹی میں غالب کے نام پر چیئر:**

بیکنٹھی دیوی گرلز کالج کے شعبہ اردو کی سربراہ پروفیسر ڈاکٹر نسرین بیگم کا کہنا ہے کہ جس شاعر کی پیدائش آگرہ میں ہوئی، دنیا اسے قبول کر رہی ہے، لوگ ان کی غزلیں اور اشعار سنا کر ملک و دنیا میں مشہور ہو رہے ہیں۔ آگرہ ہی میں اتنے مشہور شاعر کے لیے ایسی کوئی چیز نہیں تاکہ نئی نسل ان کو جان سکے، ان کے بارے میں پڑھ سکے، جو انقلاب غدر کا شاعر ہے۔ اتنا بڑا شاعر جو سب کا پسندیدہ ہے، جسے دنیا ہاتھوں ہاتھ لے رہی ہے۔ اردو کے پروفیسر ہونے کے ناطے میں حکومت اور یونیورسٹی انتظامیہ سے مطالبہ کرتی ہوں کہ مشہور شاعر مرزا غالب کے نام پر غالب چیئر بنائی جائے۔ تاکہ ان کے نام پر تحقیق کی جاسکے، تاکہ ہماری نوجوان نسل ان کو جان اور سمجھ سکے۔

**یوپی میں بنے غالب اسٹڈی سینٹر:**

کاشی ہندو یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے سربراہ پروفیسر آفتاب احمد آفاقی کا کہنا ہے کہ مشہور شاعر غالب آگرہ میں پیدا ہوئے۔ غالب واحد شاعر ہیں جن کے اشعار میں خوشی، غم اور محبت شامل ہے۔ دوسرے لفظوں میں غالب کی تحریروں میں چلتی پھرتی زندگی ہے۔ انہوں نے زندگی جینے کا ہنر لکھا ہے۔ دوسرے لفظوں میں غالب نے شاعری کو زندگی کے ساتھ اپنایا ہے۔ وہ جدید فکر کے شاعر تھے۔

مرزا غالب ہمارے ورثہ ہیں۔ ایسے میں ان کی یادوں کو محفوظ کرنا ضروری ہے۔ ان کے نام پر لائبریری یا اسٹڈی سنٹر بنایا جائے۔ میرا ماننا ہے کہ غالب آگرہ میں پیدا ہوئے تھے، اس لیے آگرہ میں ہی غالب اسٹڈی سینٹر قائم کیا جائے۔ جہاں غالب پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ غالب اسٹڈی سینٹر میں ہندو، اردو، فارسی، انگریزی اور دیگر زبانوں میں کتابیں ہونی چاہئیں۔ تاکہ تحقیق ہو سکے۔ کیونکہ پی ایم مودی کا ارادہ اور پورا زور ہماری مشترکہ وراثت کو بچانے پر ہے۔

---

## غزل

سحر نے حسن کامل کو اجاگر کیا
ایک داستان ِطویل کو اجاگر کیا
مہتاب ظلمتوں میں روشن ہوکر
کیوں ہجر کی منزل کو اجاگر کیا
چمکتے چہرے پر شکن ابھری ہے
عشق نے ایسے عامل کو اجاگر کیا
سمندر اضطراب سے جوش میں ہیں
قطرہ نیساں نے گوہر کامل کو اجاگر کیا
خالی ہاتھ پھر بھر گئے عرفان کے یہاں
محمد نے جو انوارِ جمیل کو اجاگر کیا

**ایڈوکیٹ شیخ شاہد عرفان، ممبئ**

---

## غزل

نرم و نازک بہت دل ہے میرا
بھوک بھی ہیں نازک سے دل میں
میرا جاڑا بھی تو، دل میں لگنا تو
جیسے شاہوں میں اک سکندر ہے
پیش بھی کر سکتا کوئی بھی کبھی
مگر ہمت دل کو توڑنا نہ کبھی بھی
جو دیپ جل رہا ہے دل میں
اس پر کلہاڑی نہ مارنا کبھی بھی
تیری عادت تو ہے رلانے کی
جانے اللہ کی رضا کیا ہے اس میں
اٹھ اے گلاب خیال کرتا کیا ہے
جان لے اس میں تیرا امتحان ہیں

**محمد گلاب حسین، بہار**

---

## غزل

مجھکو کوئی ہرا نہیں سکتا
اتنی قوت کوئی دکھا نہیں سکتا
چاہے تدبیر لاکھ وہ کر لے
جو لکھا ہیں اسے کوئی مٹا نہیں سکتا
سب ہی آتے ہیں زخم دینے
کوئی زخم کو ہٹا نہیں سکتا
ظلم کو دیکھ کر ہیں جو خموش
خون ان لوگوں کو ڈبا نہیں سکتا
میرے خواب میں صرف وہی آتا ہیں
جو مجھکو بھلا نہیں سکتا
میں کرو نگا عبادت صرف خدا کا ہی
کلام کو اس سے دور کوئی ہٹا نہیں سکتا

**طالب علم: انس کلام**

---

# خدائے سخن میر تقی میر

یادِ رفتگاں

"نہ ہوا پر نہ ہوا میر کا انداز نصیب"

**ہندوستان ڈیسک**

میر تقی میر مغلیہ عہد کے اکبر آباد (آگرہ) میں اگست رفروری ۱۷۲۳ء کو پیدا ہوئے۔ ان کے والد میر تقی ایک راسخ العقیدہ انسان تھے۔ انہوں نے عشق اور جذبہ دردمندی کی قدر و اہمیت پر زور دیا۔ میر نے تمام عمر اس امر کا خیال رکھا اور اسے شعری اظہار کا ذریعہ بنایا۔ میر کے غفوان شباب ہی میں والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ چند برسوں بعد میر نے آگرہ کو خیر باد کہا اور دہلی کا رخ کیا تا کہ وہاں وہ اپنی تعلیم مکمل کر سکیں اور کسی کی سرپرستی بھی حاصل کی جائے۔ ۱۷۸۲ء میں نواب آصف الدولہ کی دعوت پر میر نے ان کے دربار میں حاضری دی۔ نواب نے ان کا والہانہ خیر مقدم کیا۔ میر نے باقی ماندہ زندگی لکھنو میں گزاری۔ یہ تصور عام ہے کہ میر حزنیہ وغمزدہ کیفیات کے شاعر ہیں۔ ان کی شاعری غم ذات وغم کائنات کا ایک سنگم ہے۔ ان کی زندگی کا معتدبہ حصہ نامساعد حالات سے برسرپیکار رہا ہے۔ وہ غزل کے ایک مکمل فن کار ہیں۔ ان کے کلام میں صدائے دردمندی، پیکر تراشی اور ترنم ریزی جیسے عناصر ایک خاص اپیل رکھتے ہیں۔ ان کا پسندیدہ موضوع عشق ہے اور وہ بھی ناکامی عشق۔ ان کے ہاں گفتگو کا سا انداز ہے۔ یہ امر غور طلب ہے کہ اردو غزل اپنے تشکیلی دور میں عموماً فارسی زبان کی علامت اور محاورات سے مزین ہوا کرتی تھی لیکن میر نے اپنا اسلوب تراشا۔ انہوں نے قدیم وجدید میں ایک عمدہ توازن قائم کیا۔ انہیں اس بات کا علم تھا کہ "اردو" ہندستانی زبان ہے لہذا ہندوی یا ہندستانی یا ہندی کے لسانی اختصاص کو انہوں نے ملحوظ رکھا جسے عوام وخواص میں قبولیت حاصل ہوئی۔ انہوں نے کئی کتابیں لکھیں جن میں چند کے نام یہ ہیں: " ذکر میر" (خودنوشت بزبان فارسی)، "معاملات عشق (مثنوی)"، "خواب وخیال میر، (مثنوی)"، "کلیات میر (دیوان چھ جلدوں میں، غزل، قصیدہ، رباعی مثنوی، ہجو، طنزومزاح متزاد وغیرہ جیسی شعری اصناف)"، "نکات الشعر (فارسی میں ہم عصر شعرا کا سوانح اور شاعری کا انتقادی جائزہ)"، "فیض میر (پانچ درویش کی کہانیاں، اپنے فرزند کی تعلیم وتربیت کیلئے)

اسے ستم ظریفی کہیے کہ زندگی کا لطف اٹھانے کے معاملہ میں میر اتنے خوش نصیب واقع نہیں ہوئے لیکن شاعری میں خوب شہرت ونام وری حاصل کی۔ انہوں نے ۲۱ رستمبر ۱۸۱۰ء کو لکھنو میں وفات پائی۔

**(نسیم عزیزی)**

ہم ہوئے، کہ تم ہوئے ،کہ میر ہوئے
اس کی زلفوں کے سب اسیر ہوئے
جن کی خاطر کی استخواں شکنی
سو ہم ان کے نشان تیر ہوئے
نہیں آتے کسو کی آنکھوں میں
ہو کے عاشق بہت حقیر ہوئے
آگے یہ بے ادائیاں کب تھیں
ان دنوں تم بہت شریر ہوئے
اپنے روتے ہی روتے صحرا کے
گوشے گوشے میں آب گیر ہوئے
یعنی مانند صبح دنیا میں
ہم جو پیدا ہوئے سو پیر ہوئے
مت مل اہل دول کے لڑکوں سے
میر جی ان سے مل فقیر ہوئے

---

# افسانہ...... ڈھلتی عمر

رِیشما ایک چھوٹے سے گاؤں کی رہنے والی لڑکی تھی۔ پڑھنے میں بہت ذہین تھی۔ بلا کی خوبصورت بھی تھی۔ گاؤں میں تعلیم کا انتظام بارہویں جماعت تک تھا۔ اتفاق سے وہ امتحان میں پورے ضلع میں اول آئی۔ مذہبی اعتبار سے اس کا گھرانہ اور وہ خود بھی بڑی دیندار تھی۔ اس کے گھر والے اعلیٰ تعلیم کے لئے اسے شہر نہیں بھیجنا چاہتے تھے مگر ریشما بضد تھی۔ آخر کار گھر والے راضی ہو گئے۔ اسے شہر کے ایک کامیاب اور مشہور کالج میں ایڈمیشن مل کالج کی گیا۔ ہوسٹل کے اخراجات سب گورنمنٹ کی جانب سے فری تھا۔ ریشما دل لگا کر اپنی پڑھائی مکمل کر رہی تھی۔ اسے قدم قدم پر کامیابی مل رہی تھی۔ اس کی خواہش تھی کہ وہ ایک اعلیٰ افسر بن کر اپنے گاؤں اور اپنے ماں باپ کا نام روشن کرے۔

اس کی قسمت ساتھ دیتی رہی اور ایک دن ریشما ایک آئی ایس افسر بن گئی۔ اب ماں باپ کو ریشما کی شادی کی فکر ہو رہی تھی۔ وہ گاؤں میں ہی کسی لڑکے سے اس کی شادی کروانا چاہتے تھے مگر اس کی تعلیمی لیاقت کی مناسبت کا کوئی بھی لڑکا گاؤں میں موجود نہیں تھا۔ ایک کامیاب آفیسر بنے کے باوجود بھی ریشما میں دینداری کی کمی نہیں آئی تھی۔ نماز کی پابند تھی۔

بینگلور میں اس کی پوسٹنگ تھی۔ ماں باپ اس کے ساتھ رہتے تھے۔ اکثر گاؤں سے ریشما کی شادی کے لیے ان کے رشتے دار الگ الگ قسم کے لڑکوں کے بارے میں خبر دیا کرتے تھے۔ جو اس کے بالکل لائق نہیں ہوتے۔

ریشما کی عمر بڑھتی جا رہی تھی۔ ایک دن ریشما نے اپنے ساتھ کام کرنے والے ایک آفیسر کے ساتھ کورٹ میریج کر لی جو غیر مسلم تھا۔۔۔

**محمد شاہد اجمل**

---

# سفید چادر

(افسانچہ)

ازقلم: ڈاکٹر محمد عظیم الدین

رات کی سیاہی گہری ہو چلی تھی، اور دور کہیں ایک کوا رات کی خاموشی میں بڑبڑائے جا رہا تھا، جسے، کوئی بھولا ہوا قصہ سنا رہا ہو۔ پرانے کھنڈر کی شکستہ دیواروں سے ٹیک لگائے، ایک لاوارث کتا، سرد ہواؤں کے بے رحم تھپیڑوں سے بچنے کی کوشش میں سکڑا جا رہا تھا، اس کی نگاہیں آسمان کی وسعتوں میں کسی گم شدہ چیز کی تلاش میں تھیں۔ اسی کے قریب ہی، جھاڑیوں میں ایک سفید چادر الجھی ہوئی تھی، جیسے کوئی بے گناہ، زنجیروں میں جکڑا ہوا اپنی رہائی کی فریاد کر رہا ہو۔ ہوا کے ہر جھونکے سے وہ چادر لرز جاتی جیسے کوئی اپنے اندر کے درد کو چھپانے کی کوشش کر رہا ہو۔ کھنڈر کی ٹوٹی پھوٹی دیواروں سے چاند کی مدھم کرنیں اس پر پڑتی، اور اسی میں ضم ہو جاتیں۔ گویا کوئی تھکا ہوا تنہا مسافر رات کے اندھیرے میں پناہ گاہ ڈھونڈ تا کسی انجان جگہ ٹھہر جائے۔

صبح کی پہلی کرن کے ساتھ ہی گاؤں کے لوگ اس کھنڈر پر جمع ہونے لگے۔ خاموش نگاہیں اور سوالیہ چہروں کے ساتھ ایک عجیب سی بے چینی ان پر طاری تھی۔ خاموشی میں ایک سرگوشی گونجی، "کیا یہ خون ہے؟" تجسس اور خوف کے ملے جلے جذبات کے ساتھ ایک ہاتھ چادر کی طرف بڑھا۔ چھونے پر ایک لرزش ہوئی اور پھر دبی زبان سے کسی نے کہا، "یہ تو کسی عورت کی چادر معلوم ہوتی ہے۔"

ایک لمحے کے لیے سناٹا چھا گیا۔ ہوا بھی جیسے تھم سی گئی۔ پھر فضا میں گاؤں کے چوہدری کی ایک گرجدار آواز گونجی، جیسے کسی پہاڑ سے کوئی پتھر لڑھک رہا ہو، "یہ کسی کے گناہوں کا بدنما نشان ہے۔ ہماری نیک نامی پر ایک کاری ضرب۔ اسے آگ کے سپرد کر دو!" لوگ دہشت زدہ نظروں سے اس سفید چادر کو دیکھنے لگے، گویا وہ خود ہی اپنے آپ کو سزا دینے کے لیے تیار ہو۔ سورج کی تپش تیز ہو رہی تھیں اور چادر شعلوں کی منتظر تھی۔

اچانک بھیڑ سے ایک بوڑھی عورت کا سایہ نمودار ہوا۔ اس کے چہرے پر دکھ اور بے بسی کے آثار نمایاں تھے۔ کانپتے ہاتھوں سے اس نے چادر کو جھاڑیوں کی قید سے آزاد کروایا اور گہرے دکھ سے کہا، "یہ میری بیٹی کی ہے........میری کھوئی ہوئی بیٹی جو کل سے لاپتہ ہے۔" اس کی آواز میں درد اور التجا تھی جو ہر سننے والے کے دل میں اتر گئی۔

ایک لمحے کے لیے سب کے چہرے فق پڑ گئے۔ گاؤں والوں کی آنکھیں شرم سے جھک گئیں۔ پھر بھیڑ کے درمیان سے ایک بے رحم آواز اٹھی "عزت مقدم ہے۔ یہ بات کسی کے سامنے نہیں جانی چاہیے۔" بڑھیا نے بے چارگی سے روتے ہوئے اپنی بیٹی کی چادر کو اپنے سینے سے لگا لیا، جیسے وہ اپنی کھوئی ہوئی بیٹی کو گلے لگا رہی ہو۔

چادر شعلوں کی نذر ہو گئی، مگر اس کا سیاہ دھواں گاؤں کی ہر گلی، ہر گھر میں پھیل گیا۔ جیسے کوئی خاموش چیخ گھروں کی در و دیوار سے ٹکرا رہی ہو۔ شاید یہ دھواں ان کے سوئے ہوئے ضمیر کو جگانے آیا تھا، لیکن افسوس! ضمیر تو کب کا اس چادر کے ساتھ ہی جل کر خاک ہو چکا تھا۔

اور دور کہیں وہی کوا پھر سے چلا رہا تھا، گویا وہ وقت کی زبان ہو، جس میں ہر ویرانی کی سرگوشی، ہر مظلوم کی فریاد، اور ہر دبے ہوئے سچ کی چیخ ابدی طور پر قید تھی۔

---

# صوفی شاعری

## ثروت شیخ

90 کی دہائی میں ایک الگ تبدیلی واقع ہوئی، جب تصوف کی صوفیانہ رغبت نے ہندی سنیما کی گانوں اور دھنوں میں جگہ بنائی۔ فلمی موسیقی نے اب تقریباً ایک صدی سے رومانس کو مجسم کر دیا ہے۔ جو محبت تنہائی اور غم کے ذریعے لوگوں کے ساتھ ہے۔ یہ کہنا مبالغہ آرائی نہیں ہوگا کہ زیادہ تر لوگ جو بالی ووڈ موسیقی سن کر بڑے ہوئے ہیں انہوں نے دھن کے ارد گرد محبت کی اپنی سمجھ اور توقعات قائم کی ہیں۔ فلمی موسیقی کی ہر دہائی اس کے منفرد موضوعات اور اسلوب سے متعین ہوتی تھی۔ 30 کی دہائی کے رابندر سنگیت اور مراٹھی بھاؤ گیت کے اثرات سے لے کر 70 کی دہائی کے ہنگامہ خیز دھنوں تک جنہیں ناقدین کے ذریعے ناپسندیدہ سمجھا جاتا تھا۔ ان موضوعات کو بڑے پیمانے پر متعلقہ ادوار کے نغمہ نگاروں اور موسیقاروں نے پھیلایا تھا۔ تو، 80 کے بعد کیا ہوا؟ عام اتفاق یہ ہے کہ کہیں کہیں 90 کی دہائی کے آس پاس، بالی ووڈ موسیقی میں اس مضبوط شخصیت کا فقدان ہونا شروع ہوا جو اس سے پہلے کی دہائیوں کے اس کے پیشرو رکھتے تھے۔ کیا اس دور میں مغربی اثرات کے علاوہ کوئی خاص اور قابل ذکر بات تھی؟

**صوفی لہر:** 90 کی دہائی ہندوستان میں لبرلائزیشن کے بعد کے دن تھے اور بالی ووڈ پہلے سے کہیں زیادہ کا خواہش مند تھا۔

امریکہ میں عالیشان گھروں کے ساکن غیر مقیم ہندوستانی راہول اور رانی مکھرجی کے لباس اور لہنگے اسکرینوں اور خوابوں پر حکومت کرتے تھے۔ لیکن یہ دور دو دیگر واقعات کے ساتھ بھی موافق تھا:

1. جس وقت مقبول ترین قوالی گلوکار نصرت فتح علی خان ایک عالمی سنسنی بن گئے ※ جس نے اس صنف کو جنوبی ایشیاء سے باہر مقبول کیا۔

بالی ووڈ میوزک انڈسٹری میں صوفی گلوکار اے آر رحمان کی آمد کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی تحریک خان سے منسوب کرتے ہیں۔

یہ وہ مقام ہے جہاں خدا، جو جنوبی ایشیائی مسلمانوں میں اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال ہونے والا مشہور لفظ ہے۔ بہت سے گانوں میں عام طور پر نظر آنے لگتا ہے۔

**خدا اور عاشق کا ملاپ:** جب کہ روایتی صوفی ادب میں شاعر خدا کو محبوب (معشوق) کے طور پر بیان کرتا تھا جبکہ خود کو عبادت میں مصروف (معشوقہ) تصور کرتا تھا، جب یہ نظریہ ہندی سنیما کے ذریعے مقبول ہوا تو حالات بدل گئے۔ یہ تھیم روایتی گانے کے طریقوں کی حدود سے باہر نکلا اور اکثر عاشق کو خدا کے ساتھ برابر کر دیا۔ شاعر کے لیے محبوب کو بخدا اور رہنما کہہ کر مخاطب کرنا عام ہوگیا۔

جہاں خواہش کا مقصد ایک ایسا انسان ہے جو عاشق کو خدا پرست دکھائی دیتا ہے، اور محبت کرنا اس کی عبادت کا منتخب راستہ ہے۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ صوفی عشق کا آخری مرحلہ جہاں عاشق اپنے محبوب سے ایک ہو جاتا ہے وہ موت ہے۔

قوالی کی صوفی صنف اور شمع اور پروانہ کے تصورات (شعلہ اور پتنگا جو اس میں ڈوبتا ہے) ہندی موسیقی کے موسیقاروں میں ہمیشہ سے مقبول رہا ہے۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ بالی ووڈ موسیقی کے گرامر میں صوفی شاعری کب شامل ہوئی لیکن رحمان کی آمد ایک اچھا نقطہ آغاز ہے۔

90 کی دہائی کے آخر اور 2000 کی دہائی کے اوائل میں محبت اور تڑپ کی زبان رحمان نے جاوید اختر اور گلزار جیسے مشہور اردو شاعروں کے ساتھ مل کر 90 کی دہائی کی اپنی سب سے بڑی ہٹ فلمیں پیش کیں۔ یہ گانے، ان کے اشتعال انگیز دھنوں کے ساتھ بالی ووڈ موسیقی کے ایک نئے دور کا تعارف کرانے کا ذریعہ بن گئے۔ قابل ذکر مثالوں میں دل سے (1998) سے چھیا چھیا شامل ہیں۔ ان کی شاعرانہ لائنوں کے ساتھ جیسے تعویذ بنا کے پہنوں اسے، آیات کی طرح مل جائے کہیں، اور اسی فلم کے ست رنگی رے، میں فرش پہ سجدے کرتا ہوں۔ کچھ ہوش میں کچھ بے ہوشی سے۔

بالی ووڈ صوفی کے عنوان سے پلے لسٹ میں ہمیشہ وہی نصف درجن گانے شامل ہوتے ہیں جن پر ہر کوئی متفقہ طور پر متفق ہوتا ہے۔ تاہم صوفی شاعری میں محبت کو جس طرح دیکھا جاتا ہے اس کا اثر بالی ووڈ کے اندر ایک نئی زمین میں داخل ہوا ہے۔ ریس 2 (2013) کے اللہ دوہے ہے کے یہ بول ایک مثال کے طور پر کام کرتے ہیں:

مانو کے جینے کا، یہ مطلب ہے
عشق ہی ایک مذہب ہے
عشق نہ ہو تو رب ہے روٹھا

ان گانوں کی زبان صرف دیوانہ وار جذبے کا اظہار نہیں ہے، بلکہ محبت میں سرشاری ہے۔ بالی ووڈ موسیقی کے الہام، تھیم اور دھن میں یہ تبدیلی بلاشبہ صوفی شاعری کا بالی ووڈ کے لیے 90، 200 اور یہاں تک کہ 2010 کی دہائی کے اوائل میں تحفہ ہے، جو فلمی سنگیت کے معاملے میں ان سے پہلے کی دہائیوں کی طرح واضح نشان بنانے کے لیے جدوجہد کر رہی تھی۔ یہ سوچنا دلچسپ ہے کہ کس طرح انفرادی فنکار چند نسلوں پر اثر انداز ہونے کی طاقت رکھتے ہیں اور اپنے خیال اور محبت کے الفاظ اور توسیع کے لحاظ سے اپنی ذات کو تشکیل دیتے ہیں۔

90 کی دہائی کے آخر اور 2000 کی دہائی کے اوائل کے گانے نہ صرف پرانی یادوں کے آلات کے طور پر کام کرتے ہیں بلکہ انہوں نے محبت ※ عبادت اور تڑپ کی ایک بالکل نئی زبان متعارف کرائی ہے۔ چرخہ جیسے گانے ہمیں بتاتے ہیں کہ کس طرح روزمرہ کی چیزوں اور آلات کا استعمال عام لوگوں کے لیے تصوف کے پیچیدہ موضوعات کو آسان بنانے کے لیے کیا جاتا تھا۔

تصوف کا نظریہ، شاید عام لوگوں میں اتنا مقبول کبھی نہیں رہا جتنا کہ اب ہے۔ سامعین اس سے واقف ہیں یا نہیں یہ الگ بات ہے۔

# ۱۰/جنوری کو ممبران رجسٹریشن کے لیے بی جے پی کی گھر چلو مہم

## بی جے پی کے ریاستی صدر چندر شیکھر باونکولے کے بارے میں معلومات، 1.5 کروڑ پرائمری ممبر رجسٹریشن کے ہدف کو پورا کرنے کی یقین دہانی

بھارتیہ جنتا پارٹی کے جاری تنظیمی میلے کے ایک حصے کے طور پر 10 جنوری کو پرائمری ممبر رجسٹریشن کے لیے گھر چلو مہم کا انعقاد کیا گیا ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے ریاستی صدر چندر شیکھر باونکولے نے کہا کہ پارٹی کے تمام وزراء، پنچایت سے لے کر پارلیمنٹ تک کے تمام نمائندے، تمام عہدیدار اس مہم میں حصہ لیں گے۔ بی جے پی کے ریاستی دفتر میں منعقدہ پریس کانفرنس میں باونکولے خطاب کررہے تھے۔ اس موقع پر تنظیم فیسٹیول کے انچارج رویندر چوہان، شیواجی کارڈیل، ریاستی جنرل سکریٹری وکرانت پاٹل، ریاستی نائب صدر راجیش پانڈے، ریاستی جنرل سکریٹری وجے چودھری، میڈیا ہیڈ نوناتھ بان موجود تھے۔ شری کا یہ بھی ماننا ہے کہ پارٹی کا 1.5 کروڑ پرائمری ممبروں کی رجسٹریشن کا ہدف یقینی طور پر حاصل ہو جائے گا۔ باونکولے نے اس موقع پر اظہار خیال کیا۔ باونکولے نے کہا کہ پارٹی کی تنظیمی مدت کے تحت ریاست میں ممبران رجسٹریشن مہم شروع ہوگئی ہے۔ 5 جنوری کو وزیر اعلی دیویندر فڈنویس سمیت تمام بڑے لیڈر، عوامی نمائندے، عہدیدار بوتھ سطح پر گئے اور اس مہم میں حصہ لیا۔ 10 جنوری کو پارٹی کے تمام رہنما، عوامی نمائندے، عہدیدار ہر بوتھ پر جائیں گے اور کم از کم 40-50 گھروں میں پرائمری ممبران کا اندراج کریں گے۔ پارٹی نے ریاست میں 5.1 کروڑ پرائمری ممبر بنانے کا ہدف رکھا ہے۔ فعال ممبران رجسٹریشن مہم ابتدائی ممبران رجسٹریشن کے بعد شروع ہوگی۔ باونکولے نے کہا کہ ایک بوتھ پر 5 فعال ممبران کو رجسٹر کرنے سے ریاست میں 5 لاکھ فعال ممبران رجسٹرڈ ہوں گے۔ شری کا یہ بھی ماننا ہے کہ عوام وزیر اعظم نریندر مودی کے ترقی یافتہ ہندوستان اور وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس کے ترقی یافتہ مہاراشٹر کے ویژن کو پورا کرنے کے لیے ریاست میں ممبران رجسٹریشن مہم کا جواب دیں گے۔

# جیل میں بند آسارام کو سپریم کورٹ سے عبوری ضمانت

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے 2013 کے عصمت دری کیس میں طبی بنیادوں پر جیل میں بند بابا آسارام باپو کو عبوری ضمانت دے دی۔ عدالت نے ہدایت دی کہ عبوری ضمانت پر رہا ہونے کے بعد آسارام ثبوت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے کی کوشش نہیں کریں گے اور اپنے پیروکاروں سے نہیں ملیں گے۔ عدالت نے انہیں 15 مارچ تک عبوری ضمانت دے دی ہے۔ سپریم کورٹ 1984 کے سکھ مخالف فسادات میں سزا کے خلاف کانگریس کے سابق لیڈر سجن کمار اور سابق کونسلر بلوان کھوکھر کی درخواستوں پر جولائی میں سماعت کرے گی۔ جسٹس جے کے مہیشوری اور اروند کمار کی بنچ نے پیر کو واضح کیا کہ اگر شیڈول کے مطابق حتمی سماعت نہیں ہوسکتی تو درخواست گزار عدالت سے سزا کو معطل کرنے کی درخواست کر سکتے ہیں۔ سپریم کورٹ نے ٹرائل کورٹ کا ریکارڈ طلب کرلیا، جو تمام متعلقہ فریقوں کو فراہم کیا جائے گا۔

# سارن میں ایک مجرم گرفتار، اسلحہ برآمد

چھپرا: بہار کے سارن ضلع کے ترایا تھانے کی پولیس نے ایک مجرم کو ہتھیار کے ساتھ گرفتار کیا ہے۔ سارن کے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر کمار آشیش نے منگل کو یہاں بتایا کہ اطلاع ملی تھی کہ دیورہ بابا کالج کے قریب روی کمار سنگھ اپنے ساتھ ہتھیار لے کر جارہا ہے اور اپنے ایک ساتھی کے ساتھ راہگیروں کو گھیر رہا ہے اور دھمکیاں دے رہا ہے۔ اس اطلاع پر پولیس نے مذکورہ مقام پر پہنچ کر چھاپہ مارا۔

# ایلون مسک کو ہندوستانی الیکشن کمشنر کا جواب

## ہندوستان میں نہیں، امریکہ میں ای وی ایم کو کیا جاسکتا ہے ہیک

نئی دہلی: الیکشن کمیشن نے ان دعوؤں کو خارج کر دیا ہے کہ الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں کو ہیک کیا جا سکتا ہے۔ کمیشن کا کہنا ہے کہ ای وی ایم کے ساتھ چھیڑ چھاڑ ممکن نہیں ہے، پچھلے سال لوک سبھا انتخابات کے نتائج کے بعد، ٹیسلا اور اسپیس ایکس کے مالک اور دنیا کے سب سے امیر شخص ایلون مسک نے الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں (ای وی ایم) کی حفاظت پر سوال اٹھائے تھے۔ انہوں نے کہا تھا کہ ای وی ایم کو ہیک کیا جاسکتا ہے۔ ایلن مسک نے گزشتہ سال 15 جون 2024 کو ایک ٹویٹ میں کہا تھا کہ ای وی ایم کے استعمال کو ختم کر دینا چاہیے۔ اسے کسی بھی انسانی یا مصنوعی ذہانت یعنی اے آئی کے ذریعے ہیک کیا جا سکتا ہے۔ اب اس سلسلے میں راجیو کمار نے منگل کو دہلی اسمبلی انتخابات کے اعلان کے لیے بلائی گئی پریس کانفرنس میں ایک جوابی بیان دیا ہے تاہم چیف الیکشن کمشنر نے کسی کا نام نہیں لیا۔ لیکن انہوں نے صرف اشاروں سے جواب دیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک ٹیکنولوجسٹ ہے جو ای وی ایم پر سوال اٹھا رہا ہے۔ اس حوالے سے ان کا کہنا تھا کہ وہ جو کہہ رہے ہیں وہ امریکہ میں بھی ہوسکتا ہے جہاں مختلف الیکٹرانک طریقوں سے ووٹنگ کی جاتی ہے۔ وہاں کی مشینیں انٹرنیٹ سے جڑی رہتی ہیں۔ لیکن ہندوستان میں ایسا ممکن نہیں ہے۔ الیکشن کمیشن نے کہا کہ ہندوستان کی ای وی ایم کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہیں کی جاسکتی، انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ نے کئی بار کہا ہے کہ اسے ہیک نہیں کیا جاسکتا، یہ الزام مکمل طور پر بے بنیاد ہے۔

# کانگریس کا دعویٰ، دہلی میں اس کی حکومت بنے گی

نئی دہلی دہلی پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر دیویندر یادو نے دہلی اسمبلی انتخابات کی تاریخ کے اعلان کا خیر مقدم کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اس بار دہلی میں کانگریس کی حکومت بنے گی۔ منگل کو نامہ نگاروں سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر یادو نے کہا کہ انتخابات کی تاریخ کے اعلان کے ساتھ ہی دہلی میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے گناہوں کے خاتمے کی تاریخوں کا بھی اعلان ہو گیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ انتخابات میں کانگریس کو زبردست کامیابی ملے گی اور کانگریس کی حکومت بننے کا دعویٰ کیا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کی حکومت بننے کے بعد دہلی میں سانسوں کا بحران ختم ہوگا، دارالحکومت کوڑا کرکٹ سے پاک ہوگا، یمنا صاف ہوگی اور قومی راجدھانی دہلی جرائم سے پاک ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ یہ سب 5 فروری کو دہلی کے ووٹروں کے تعاون سے ممکن ہوگا۔ مسٹر یادو نے کہا، ”آج دہلی میں خواتین کو 2500 روپے ملنے، دارالحکومت کو بدعنوانی سے آزادی ملنے کا بھی اعلان ہوا ہے۔ آج دہلی میں ان تاریخوں کا بھی اعلان ہوا ہے جب شیش محل کو عوام کے لیے کھولا جائے گا، شیش محل عوام کے لئے کھولنے کے ساتھ ہر غریب خاندان کا ایک دن کے لیے آشیانہ بھی بنے گا۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ الیکشن کمیشن نے آج دہلی اسمبلی انتخابات کی بھی تاریخ کا اعلان کیا ہے۔ دہلی کے لوگ اب کانگریس حکومت کو دیکھنے کے لیے بے چین ہیں اور وہ وقت دور نہیں ہے۔ 8 فروری کو دہلی کے باشعور عوام کے تعاون سے کانگریس کی حکومت بنے گی۔

# بادشاہ نگر اردو ہائی اسکول میں سالانہ کھیل مقابلوں کا شاندار آغاز

نندوربار: سید امام بادشاہ ایجوسوسائٹی کے زیر اہتمام اردو ہائی اسکول بادشاہ نگر، نندوربار میں سالانہ کھیل مقابلوں کا افتتاح گٹ شکشن ادھیکاری نندوربار تعلقہ شری نلیش پاٹل اور شری ایس این پاٹل شکشن وستار ادھیکاری کے دست مبارک سے مشعل روشن کر کے تقریب کا آغاز کیا گیا۔ اولاً اسکول ھٰذا کے اسٹیٹ لیول میڈیلسٹ طلبا و طالبات نے مشعل کو ہاتھوں میں اٹھا کر گراونڈ پر دوڑ لگائی اور خوبصورت سماں باندھ دیا۔ تقریب کی ابتدا نہم جماعت کے طالب علم حنظلہ محمد باغبان کی تلاوت کلام پاک سے ہوئی اور عائشہ اور شفاء نے بارگاہ رسالتمآب میں نعت پاک کا نذرانہ پیش کیا۔ اسکول ھٰذا کے چیئرمین سید نعیم الدین نے تقریب کی صدارت فرمائی۔ صدر مدرس ریاض شیخ نے پروگرام کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے اسٹیٹ لیول تک پہنچنے والے طلبا و طالبات کی خوب حوصلہ افزائی کی اور طلبا کی زندگی میں کھیلوں کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ مہمان خصوصی شری نلیش پاٹل نے کھلاڑیوں کی ڈسپلن کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ موبائل پر گیم کھیلنے سے لاکھ درجہ بہتر کھیل میدان پر کھیلے جانے والے گیم ہوتے ہیں جو ذہنی، جسمانی تندرستی کے لیے معاون و مددگار ہوتے ہیں۔ اسی طرح ایس این پاٹل وستار ادھیکاری نندوربار تعلقہ نے طلبا و طالبات کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ کھیل میں ہار اور جیت معنی نہیں رکھتی، کھیل ہمیں ڈسپلن سکھاتے ہیں زندگی جینے کا سلیقہ سکھاتے ہیں۔ اسی طرح اسپورٹس ٹیچر جاوید باغبان نے کہا کہ طلبا و طالبات کے چار گروپ بنائے گئے۔ فائٹر گروپ، واریئر گروپ، چیمپین گروپ اور چیلنجر گروپ، اسکول کا ہر بچہ کھیل میں شرکت کرے اس مقصد سے مختلف ایونٹ رکھے گئے ہیں۔ جیسے فٹبال، کبڈی، کھو کھو، لنگڑی سوئی دھاگا، میوزک چیئر، سلو سائکلنگ وغیرہ گیم۔ اس تقریب میں مہمان خصوصی کے طور پر شملہ گروپ کے فعال رکن حاجی بلال میمن، ڈاکٹر وسیم، حاجی الطاف سر، ڈاکٹر ریاض، ڈاکٹر فاروق، عظیم الدین ہاشمی، مرزا عاکف و سرپرست حضرات شریک محفل ہوئے۔ آخر میں ارشد قریشی نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ کھیل تقریب کو کامیاب بنانے کے لیے صابر احمد سر، نیلوفر میڈم، سلمٰی میڈم، فردوس میڈم، مختار احمد اور یونس شیخ نے اپنی گراں قدر خدمات پیش کیں۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض جعفر سر نے انجام دیئے۔ اس طرح افتتاحی تقریب اپنے اختتام تک پہنچی۔

# النور گرلز اردو اسکول میں سلور جوبلی پروگرام کا انعقاد

بھیونڈی (شارف انصاری): عبدالرحمن یوسف کے مطابق شہر بھیونڈی کا مشہور و معروف تعلیمی ادارہ اقصیٰ ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیر انصرام النور گرلز اردو پرے پرائمری، پرائمری اسکول، النور گرلز ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج ملت نگر بھیونڈی میں بروز بدھ ۳۱/ دسمبر صبح دس بجے سلور جوبلی کا رنگا رنگ پروگرام منعقد ہوا۔ اس پروگرام کو اپنی آمد سے تاریخی بنانے میں جن اہم شخصیات نے شرکت کی ان میں دیانیشور مہاترے (شکشن ایم ایل سی، کوکن حلقہ) بطور چیف گیسٹ موجود تھے۔ اسی طرح سریش گوپی ناتھ مہاترے (بالیا ماما، رکن پارلیمنٹ)، اعزازی مہمانوں میں عمران ولی محمد خان، عنیزہ چودھری، فیاض الدین ملا (ایف۔ٹی) صدیقی عظیم اور سلیش لکشمن ڈھونڈنے موجود تھے۔ مہمانوں کا استقبال کرنے اقصیٰ ایجوکیشنل سوسائٹی کے معزز حضرات میں ڈاکٹر رمض ہوائی (وائس چیرمین اقصیٰ ایجوکیشنل سوسائٹی)، آصف ناچن ((چیرمین مریم گرلز انگلش اسکول)، عبید فقیہی (چیئرمین اقصیٰ ایجوکیشنل سوسائٹی)، فیصل نرول (سکریٹری اقصیٰ ایجوکیشنل سوسائٹی)، عامر نرول (ٹرزر اقصیٰ ایجوکیشنل سوسائٹی)، منور پٹیل (چیئرمین اقصیٰ ایجوکیشنل سوسائٹی)، اسلم ہانی (ممبر اقصیٰ ایجوکیشنل سوسائٹی)، علیم فوزی (چیئرمین اقصیٰ گرلز اردو میڈیم اسکول)، ندیم پٹیل (جوائنٹ سکریٹری اقصیٰ ایجوکیشنل سوسائٹی) اور یحییٰ نرول (ممبر اقصیٰ ایجوکیشنل سوسائٹی) بنفس نفیس اسٹیج پر موجود رہتے ہوئے طالبات، پرنسپل، ہیڈ مسٹریس اور معلمات کے کارکردگی کو سراہتے رہے۔ انھیں حوصلہ دیا اور تعریف کی۔ النور گرلز اسکول کے وسیع پیمانے پر میدان میں پنڈال میں سلور جوبلی کا افتتاح قرآن پاک کی تلاوت سے طالبات نے کیا اور آیات کا ترجمہ مع اردو اور انگریزی میں کیا۔ بعد اس کے طالبات مترنم آواز میں حمد پیش کی۔ النور پرے۔ پرائمری اور پرائمری کی طالبات نے ترانہ النور کو اداکاری سے پیش کیا۔ جسے دیکھ کر سامعین نے خوب داد وتحسین سے ان کی حوصلہ افزائی کی۔ اس گیت کو تیار کرنے میں دونوں اسکول کی معلمات نے کافی محنت کی۔ صدر کے لیے دیانیشور مہاترے (ایم ایل سی کوکن حلقہ) کا انتخاب عمل میں آیا۔ آئے ہوئے سبھی معزز مہمانوں کی خدمت میں شال، ٹرافی، گلدستہ پیش کر کے ان کی عزت افزائی کی گئی۔ اسی طرح مختلف تعلیمی اداروں سے آئے پرنسپل، ہیڈ مسٹریس اینڈ ہیڈ ماسٹر، و معلمات کے علاوہ دیگر سماجی، سیاسی، علمی تنظیم سے وابستہ معزز حضرات خدمت میں تحفے پیش کیے گئے۔ آج کے سلور جوبلی پروگرام کے موقع پر فیصل نرول النور گرلز پرائمری اسکول، ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج نے کس طرح بتدریج ترقی کی منازل طے کی اور اس سے صنف نازک نے عملی میدان میں کیسے کارہایاں کام انجام دے رہی ہیں اس پر مفصل روداد پیش کی۔ موصوف نے النور گرلز ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کی پرنسپل قیصر ڈھولے، النور گرلز پرے پرائمری، پرائمری کی ہیڈ مسٹریس یاسمین کنواری اور جملہ اسٹاف کی محنت و کاوش کو سراہتے ہوئے مستقبل میں نیک خواہشات پیش کی۔ سریش گوپی ناتھ مہاترے (رکن پارلیمنٹ بھیونڈی) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس علاقے میں لڑکیوں کے لیے تعلیم کا انتظام کیا اور پچیس برسوں سے کامیابی کے ساتھ جاری ہے اس کے لیے اقصیٰ ایجوکیشنل سوسائٹی کے تمام عہدے داران، اراکین، پرنسپل، ہیڈ مس، معلمات کو ان کی کوششوں اور محنت پر مبارکباد پیش کرتا ہوں ساتھ ہی ان سے کہوں گا کہ ہم اب مل کر تعلیم اور صحت پر کام کرے گے۔ بچوں کی صحت اچھی ہوگی تو تعلیم کے میدان میں ترقی کرے گے۔ مجھ سے جو بھی مدد درکار ہوا سے مجھے بتائے میں اسے تعاون کروں گا۔ پروگرام کے صدر دیانیشور مہاترے نے کہا کہ سلور جوبلی منانے پر سبھی کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے نیک خواہشات دیتا ہوں۔ النور گرلز اسکول سے میرا پرانا تعلق ہے۔ یہاں کا اسٹاف بہت محنتی ہیں۔ آپ لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ سرکار نے لاڈلی بہن کی طرح لاڈلی طالبات کے لیے بھی کئی تعلیمی اسکیموں کو جاری کیا ہے۔

# ممبرا میں ایم ایس پی کیئر فاؤنڈیشن اور این سی پی اسٹوڈینس

## ونگ کی جانب سے دسویں کے طلباء کے لئے تعلیمی رہنمائی کیمپ

EXPERT GUIDANCE
SSC BOARD STUDENTS
Organized b
Shanu Pathan
undation
SP Care Fou

ممبرا (فردوس مقادم): زندگی میں جسے پانے کے لئے کڑی مشقت کرنی پڑے وہ جب ملتا ہے اس کے ملنے کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی۔ اسی طرح سے جو چیزیں ہمیں آسانی سے مل جاتی ہیں اسکے ملنے پر اسکی خود ہمارے نزدیک بھی کوئی اہمیت نہیں رہ جاتی۔ اسلئے امتحان پاس کڑی محنت سے کرو، بغیر نقل کے پاس کرو تو اسکا نتیجہ آنے پر آپ کو جو قلبی سکون کو خوشی میسر ہوگی اسکی بات ہی کچھ اور ہوگی۔ اس طرح کا اظہار خیال ممبرا میں معروف سماجی کارکن مرضیہ شانو پٹھان نے یہاں منعقدہ ایک تعلیمی رہنمائی کیمپ میں کیا۔ جو یہاں ایم ایس پی کیئر فاؤنڈیشن اور این سی پی اسٹوڈینس ونگ کی جانب سے رکھا گیا تھا۔ ممبرا میں گذشتہ کئی برسوں سے دسویں بارہویں کے نتائج بہت بہتر آنے لگے ہیں۔ یعنی شہر کا تعلیمی معیار بڑھتا جارہا ہے۔ یہاں کے طلبا میں صرف کمی ہے تو مراٹھی مضمون کی۔ دسویں امتحان قریب ہونے پر مراٹھی مضمون کے ساتھ ساتھ سائنس اور حساب کے تعلق سے بھی طلباء میں بیداری لانے کی غرض سے ایم ایس پی کیئر فاؤنڈیشن اور این سی پی شرد پوار کی کارگذار صدر مرضیہ شانو پٹھان کی جانب سے ایک تعلیمی سیمینار منعقد کیا۔ جب کہ سیمینار کی آرگنائزر مرضیہ اشرف شانو پٹھان نے کہا کہ، دسویں کے امتحان پر نہ صرف طالب علم بلکہ اسکا پورا گھر ٹینشن میں آجاتا ہے۔ اس لئے ہم نے بچوں کی تعلیمی مدد کے لئے یہ تعلیمی سیمینار رکھا۔ جس میں خاص کر ہم نے حساب، سائنس اور مراٹھی ان تین سبجیکٹ پر یہ سیمینار تھا۔ انھوں نے کہا کہ، مراٹھی آسان لنگویج ہے۔ اور ہم جس ریاست میں رہتے ہیں۔ ہمیں وہاں کی بولی بھاشہ آنا انتہائی ضروری ہے مہاراشٹر میں ہمارا بار بار ہر قدم پر ایسا سابقہ ہوتا ہے۔ جہاں انگریزی سے بھی زیادہ بہتر اور فائدہ مراٹھی بولنے سے ہوتا۔ اس لئے بچوں کو اسکول اور کالج کے دور میں مراٹھی اچھی طرح سے سیکھ لینی چاہئے۔ اس طرح کی باتیں آج یہاں سیمینار میں پیش کی گئی۔ جسے یہاں تقریبا آئے ہوئے 700 طلباء نے کافی سراہا ساتھ ہی مرضیہ پٹھان نے اعلان کیا کہ جلد ہی فری پریلیم رکھا جائے گا۔ جو چھٹیوں کے دنوں میں مثلاً سنیچر اتوار یا کسی تہوار و سرکاری چھٹی کے دنوں میں کور کریں گے۔ جس میں این تینوں مضامین کے ماہرین کو بلایا گیا تھا۔ یہاں مراٹھی کے لئے بھانڈوپ سے نیا نیشو سر آئے تھے جنھوں نے بچوں کو مراٹھی سیکھنے کے ساتھ ساتھ مراٹھی کا پرچہ کیسے آسان طریقہ سے حل کیا جائے اسکے فارمولے بھی بتائے جب کہ حساب کے لئے ممبرا کے ہی معروف ٹیچر رحمان سر آئے ہوئے تھے رحمان سے نے طلباک بتایا کہ حساب کا پرچہ انتہائی اہم وآسان ہوتا ہے اس میں آ کوئی لنگویج، گرامر، مہاورے کا مسئلہ نہیں ہوتا صرف ہندسوں کا کھیل ہوتا ہے وہی سمجھنا ہوتا ہے۔ جب کہ سائنس کے ارشاد سر نے کہا سائنس ایک اہم سبجیکٹ ہوتا ہے اور اسی پر آپ کی آگے تیاری کا مستقبل میں انجینئر یا ڈاکٹر جیسے پیشے کے انتخاب کا دارومدار ہوتا ہے یہاں ارشاد سر نے بچوں کو سائنس سیکھنے اور سائنس کا پرچہ حل کرنے اور اسکی تیاری کرنے کے چند بڑے اہم فارمولے بتائے۔

### بقیہ: ممبئی کی فرم......

دھوکہ دہی، اعتماد کی خلاف ورزی اور دیگر جرائم کے الزامات کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔

**بقیہ: ہریانہ کے اسکولوں میں......** 146 اسکولوں میں اب بھی بجلی کی کمی ہے۔ ریاست کے تقریباً 33 فیصد (7591) اسکولوں میں انٹرنیٹ کی سہولت نہیں ہے، جبکہ 97 فیصد (22721) اسکول طلبہ کو کمپیوٹر فراہم کرتے ہیں۔ قومی سطح پر، صرف 53 فیصد اسکولوں میں انٹرنیٹ تک رسائی ہے، اور 57 فیصد اسکولوں میں کمپیوٹر ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی انکشاف کیا گیا ہے کہ ہریانہ کے 81 اسکولوں میں 178 اساتذہ کی تقرری کے باوجود کوئی طالبعلم نہیں ہے۔ مزید برآں، 867 اسکول ایک استاد کے زیر انتظام ہیں۔ ریاست میں طالبعلم اور استاد کا تناسب 22 ہے، جو قومی اوسط 25 سے تھوڑا کم ہے۔ اس رپورٹ پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کانگریس ایم پی اور سابق مرکزی وزیر کماری شیلجا نے ریاست میں سرکاری اسکولوں کو 'حکومت کی طرف سے نظر انداز' کرنے کے مسئلے کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے 81 اسکولوں میں طلباء نہ ہونے پر سوالات اٹھائے اور اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ والدین اپنے بچوں کو سرکاری اداروں میں بھیجنے سے کیوں ہچکچاتے ہیں۔ شیلجا نے کہا، 'حکومت کو بنیادی سہولیات کی کمی کو دور کرنے کی ضرورت ہے، جس میں لڑکیوں کے لیے علیحدہ بیت الخلاء بھی شامل ہے، اور اسے یہ بھی یقینی بنانا چاہیے کہ اساتذہ کو وہاں پر بحال کیا جائے جہاں ان کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔' شیلجا نے حکومت سے کہا کہ وہ ہریانہ کے اسکولوں کی بگڑتی حالت کی ذمہ داری قبول کرے۔ جو قومی اوسط 25 سے تھوڑا کم ہے۔ اس رپورٹ پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کانگریس ایم پی اور سابق مرکزی وزیر کماری شیلجا نے ریاست میں سرکاری اسکولوں کو 'حکومت کی طرف سے نظر انداز' کرنے کے مسئلے کو تنقید کا نشانہ بنایا۔

### بقیہ: تین مسلم خواتین پر......

میں گھس آئے، ہم پر حملہ کیا، زبردستی ہمارے کپڑے اتارے، ہمیں گھسیٹ کر باہر لے گئے اور گاؤں کے چاروں طرف گھمایا۔ اطلاعات کے مطابق، جب حملہ آور ان کے گھر میں داخل ہوئے تو تینوں خواتین نے انہیں بتایا کہ وہ نہیں جانتی کہ ان کی لڑکی کہاں ہے۔ یہ سن کر وہ مشتعل ہو گئے اور خواتین کو مارنا شروع کر دیا۔ انہوں نے بتایا کہ حملہ آوروں میں نو خواتین اور چار مرد شامل تھے، انہوں نے ہمیں مارا پیٹا اور ہمارے تمام کپڑے جلا دیئے“۔ دریں اثنا ایس ایچ او نے مسلم خواتین کی جانب سے لگائے گئے تمام الزامات کو بے بنیاد قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ خواتین کے یہ الزامات ثابت نہیں ہوئے کہ ان پر حملہ کیا گیا اور انہیں برہنہ کر دیا گیا۔ ایس ایچ او نے ایک ویڈیو پیغام میں کہا کہ دونوں طرف سے مار پیٹ کا واقعہ پیش آیا ہے۔ دونوں طرف سے مار پیٹ اور تحریر کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ لڑکی کے سسرال والوں نے گورکھپور کے گلر یہا تھانے میں کیس بھی درج کرایا ہے۔ لیکن مسلم فریق کی جانب سے دعویٰ کیا گیا بے بنیاد ہے اس میں کوئی سچائی نہیں ہے۔ پولیس نے کہا کہ مسلم فریق کی جانب سے میڈیا میں واقعہ کو بڑھا چڑھا کر بیان کیا جارہا ہے۔

# خواجہ غریب نواز کی دینی خدمات

حافظ افتخار احمد قادری

ذی الحجہ کا مہینہ تھا پانچ سو تراسی سن ہجری اور گیارہ سو ستاسی عیسوی تھی۔ مکۃ المکرمہ کی سرزمین پر میدان محشر کا سا سماں تھا۔ چہار دانگ عالم سے فرزندانِ توحید اپنے معبود حقیقی کے فرمان ،،واتموالحج والعمرۃ للہ،، کی تعمیل کیلیے سرنیاز خم کئے سیل رواں کی طرح جوق در جوق جمع ہو گئے تھے۔ ایک ہی ترانہ جو ہر زبان پہ جاری تھا ایک ہی آواز جس سے مکۃ المکرمہ کی فضا گونج رہی تھی وہ مقدس ترانہ یہ تھا“ لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک“ خالق کائنات کے یہ وفا شعار بندے دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو کر مناسک حج کی ادائیگی میں مصروف تھے لیکن ایک خلش جو دلوں کو بے چین کر رہی تھی وہ تھی روضۃ الرسول ﷺ کی حاضری کیونکہ حضور اقدس ﷺ کا در اقدس ہی تو اصل مراد اور قبولیت کا پروانہ ہے جیسا کہ سیدی سرکار اعلی حضرت امام احمد رضا خان قادری فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیئے
اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے

آخر وہ لمحہ جانفزا آ ہی گیا جب حجاج فرائض حج سے فارغ ہو کر اپنا مال و متاع اونٹوں پر لاد کر دیوانہ وار عشق و مستی میں سرشار جانب طیبہ قافلہ در قافلہ کوچ کرنے لگے اور اپنے آقا ﷺ کی بارگاہ میں عقیدت و محبت کے نذرانے پیش کرنے لگے انہی میں ایک خوب رو، خوش قامت، عاشق رسول ﷺ تھا جس کی عمر تاریخ میں اس وقت چھپالیس سال رقم ہے اور حالت یہ تھی برہنہ سر، آنکھیں نم اور کثرتِ سفر کی وجہ سے پاؤں میں چھالے ہیں لیکن صورت بتا رہی تھی یہ کوئی اللہ والے ہیں۔ اپنے محسن آقا کی بارگاہ میں ہر کوئی اپنا درد دل بیان کر رہا تھا لیکن محبوبِ رب العالمین کا یہ عاشق ان سب سے بے نیاز ہو کر اپنے معبود حقیقی کی عبادت و ریاضت میں مشغول تھا اچانک گنبد خضریٰ سے آواز آئی اے معین الدین! تو میرے دین کا معین ہے میں نے تجھے بھارت کی ولایت عطا کی۔ وہاں کفر و ظلمت پھیلی ہوئی ہے تو اجمیر جا تیرے وجود سے ظلمتِ کفر دور ہوگی اور اسلام رونق پذیر ہوگا۔ تعمیل حضورِ اقدس ﷺ کے لئے چالیس اولیاء کے ساتھ بھارت کا رخ کیا جہاں عرصۂ دراز سے کفر و شرک کا دور دورہ تھا اور ظلم و جور کی فضا قائم تھی اور لوگ اخلاق و کردار کی پستی کا شکار تھے۔ اس خطے کے لوگوں کو نور ہدایت سے روشناس کرانے، ظلم و ستم سے نجات دلانے اور لوگوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کرنے والے بزرگان دین میں حضرت خواجہ معین الدین سید حسن چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی بہت نمایاں ہے۔ آپ کی ولادت 537ھ بمطابق 1142ء کو سیستان کے علاقے سنجر میں ایک پاکیزہ اور علمی گھرانے میں ہوئی۔ (الانوار: 345) آپ کا اسم گرامی حسن ہے اور آپ نجیب الطرفین سید ہیں۔ آپ علیہ کے مشہور القابات میں معین الدین، غریب نواز، سلطان الہند اور عطائے رسول شامل ہیں۔ حصول علم کے لئے آپ نے شام بغداد اور کرمان وغیرہ کا سفر بھی فرمایا نیز کثیر بزرگانِ دین سے اکتساب فیض کیا جن میں آپ کے پیرو مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی اور پیران پیر حضور غوث پاک حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اسماء قابل ذکر ہیں۔ زیارت حرمین کے دوران بارگاہِ رسالت مآب ﷺ سے آپ کو بھارت کی ولایت عطا ہوئی اور وہاں دین کی خدمت بجا لانے کا حکم ملا۔ (سیر الاقطاب: 142) آپ سرزمین ہند تشریف لائے اور اجمیر شریف (راجستھان) کو اپنا مستقل مسکن بناتے ہوئے دین اسلام کی ترویج و اشاعت کا آغاز فرمایا۔ سرکار خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی دینی خدمات میں سب سے اہم کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اپنے اخلاق و کردار و گفتار سے اس خطے میں اسلام کا بول بالا فرمایا۔ لاکھوں لوگ آپ کی نگاہ فیض سے متاثر ہو کر کفر کی اندھیریوں سے نکل کر اسلام کے نور میں داخل ہو گئے یہاں تک کہ جادوگر سادھو رام، سادو اجے پال اور حاکم سبزوار جیسے ظالم و سرکش بھی آپ کے حلقۂ ارادت میں شامل ہو گئے۔ (معین الہند خواجہ معین الدین: 56) بھارت میں سرکار خواجہ غریب نواز کی آمد ایک زبردست اسلامی روحانی اور سماجی انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ سرکارِ خواجہ غریب نواز ہی کے طفیل بھارت میں سلسلہ چشتیہ کا آغاز ہوا۔ (تاریخ مشائخ چشت: 136) آپ نے اصلاح و تبلیغ کے ذریعے تلامذہ و خلفاء کی ایسی جماعت تیار کی جس نے برعظیم کے کونے کونے میں خدمتِ دین کا عظیم فریضہ سرانجام دیا۔ دہلی میں آپ کے خلیفہ حضرت شیخ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے اور ناگور میں قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ نے خدمت دین کے فرائض سرانجام دیئے۔ (تاریخ مشائخ چشت: 139/142) سرکار خواجہ غریب نواز کے اس مشن کو عروج تک پہنچانے میں آپ کے خلفاء کے خلفاء نے بھی بھرپور حصہ ملایا۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے پاکپتن کو شیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہانسی کو اور شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے دہلی کو مرکز بنا کر اصلاح و تبلیغ کی خدمت سر انجام دی۔ (تاریخ مشائخ چشت: 147/156)، سرکار خواجہ غریب نواز نے تحریر و تصنیف کے ذریعے بھی اشاعت دین اور مخلوق خدا کی اصلاح کا فریضہ سرانجام دیا۔ آپ کی تصانیف میں انیس الارواح، کشف الاسرار، گنج الاسرار اور دیوان معین کا تذکرہ ملتا ہے۔ (معین الہند خواجہ معین الدین اجمیری: 103)، سرکار خواجہ غریب نواز نے تقریباً 45 سال بھارت کی سرزمین پر دین اسلام کی خدمت سر انجام دی اور بھارت کے ظلمت کدے میں اسلام کا اجالا پھیلایا۔ آپ کا وصال 6/ رجب المرجب شریف 627ھ کو اجمیر شریف میں ہوا اور یہیں مزار شریف بنا۔ آج برعظیم میں ایمان و اسلام کی جو بہار نظر آرہی ہے اس میں حضرت خواجہ غریب نواز کی سعی بے مثال کا بھی بہت بڑا حصہ ہے۔

iftikharahmadquadri@gmail.com

# معروف تعلیمی ادارے جامعۃ الفلاح میں کیریئر گائیڈنس پروگرام کا انعقاد

## لوکینیا یونیورسٹی کینیا کے پروفیسر ڈاکٹر امتیاز احمد کا خصوصی خطاب

بھیونڈی (شارف انصاری): گزشتہ دنوں یو پی کے ضلع اعظم گڑھ کے قصبہ بلریا گنج کے معروف تعلیمی ادارے جامعۃ الفلاح میں زیر تعلیم طلبہ کے لیے ایک اہم کیریئر گائیڈنس پروگرام کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں لوکینیا یونیورسٹی، کینیا کے شعبہ تاریخ کے پروفیسر ڈاکٹر امتیاز احمد نے بحیثیت مقرر خاص و گائڈ شرکت فرمائی۔ انھوں نے جامعہ میں زیر تعلیم طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے ان کے مستقبل کے لائحہ عمل پر گفتگو کی۔ موصوف نے اعلی تعلیم کو مرکز نگاہ بنایا اور علم کے مختلف شعبہ جات میں مواقع کے حوالے سے طلبہ کی رہنمائی کی۔ نیز اعلی تعلیم کے حصول کے لیے جاری کردہ اسکیموں اور فیلو شپ کا بھی تذکرہ کیا۔ انھوں نے مدارس میں زیر تعلیم طلبہ کی تعلیمی دقتوں پر توجہ مبذول کرائی۔ ساتھ ہی انگریزی کے مضامین میں درپیش مسائل اور مہارتوں کے فروغ کی تکنیک پر بھی سیر حاصل گفتگو کی۔ انھوں نے کہا کہ ”ہمارے مدارس کے طلبہ پڑھائی میں بہت بہتر ہوتے ہیں۔ مگر جب وہ اعلی تعلیم کے لیے یونیورسٹیوں اور دانشگاہوں کا رخ کرتے ہیں تو کہیں نہ کہیں وہ احساس کمتری اور تنہائی کا شکار ہوجاتے ہیں۔ مدارس کے اساتذہ و ذمہ داران کو چاہیے کہ طلبہ کی نفسیات کو سمجھیں اور ان میں خود اعتمادی بحال کرنے کی کوشش کریں“۔ پروگرام کا انعقاد جامعۃ الفلاح کی مسجد میں ہوا۔ جس میں مدرسے کے ناظم اعلی مولانا انیس احمد فلاحی، مہتمم تعلیم وتربیت جاوید سلطان فلاحی، مولانا عبدالعظیم فلاحی اور دیگر اساتذہ کرام و ذمہ داران کے علاوہ شعبہ اعلی کے طلبہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ حسب روایت پروگرام کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا۔ دعا پر مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

# بہار میں سی اے اے کے تحت پہلی بار دی گئی ہندوستانی شہریت

پٹنہ: بھارتی حکومت نے بہار کے شہر آرہ کی رہائشی سمترا پرساد عرف رانی ساہا کو بھارتی شہریت دے دی ہے۔ بہار میں شہریت ترمیمی قانون (سی اے اے) کے تحت شہریت دینے کا یہ پہلا معاملہ ہے۔ سمترا، جو گزشتہ 40 سالوں سے اررہ کے چترا ٹولی روڈ پر رہ رہی ہے اور کریانے کی دکان چلا رہی ہے، اب سرکاری طور پر ہندوستانی شہری بن گئی ہے۔ سمترا پرساد 1985 سے ویزا پر ہندوستان میں رہ رہے تھے۔ ان کا خاندان بنگلہ دیش سے ہندوستان آیا تھا۔ وہ گزشتہ چار دہائیوں سے ہندوستانی شہریت حاصل کرنے کا انتظار کر رہی تھیں۔ اب اسے یہ اعزاز CAA اور متعلقہ قوانین کے تحت حاصل ہوا ہے۔ سمترا بنگلہ دیش میں پیدا ہوئیں، لیکن 1985 میں وہ اپنے خاندان کے ساتھ آرا میں آباد ہوگئیں۔ چترا ٹولی روڈ پر اس کی گروسری کی دکان ہے، جس کے ذریعے وہ اپنے خاندان کی کفالت کر رہی ہے۔ سمترا نے کئی سالوں تک ہندوستانی شہریت کے لیے درخواست دی، لیکن اسے کامیابی نہیں ملی۔ سمترا پرساد کو شہریت ترمیمی قانون 2019 کی دفعات کے تحت شہریت دی گئی ہے۔ یہ ایکٹ پاکستان، بنگلہ دیش اور افغانستان سے ہندو، سکھ، بدھ، جین، پارسی اور عیسائی اقلیتوں کو ہندوستانی شہریت دینے کی راہ ہموار کرتا ہے۔

# نابالغ کھلاڑی سے زیادتی

## ملزم کوچ گرفتار

## ویمن کمیشن نے نوٹس لے لیا

ہریدوار: اتراکھنڈ میں 28 جنوری سے قومی کھیل شروع ہونے جارہے ہیں۔ ہریدوار کے روشن آباد اسپورٹس اسٹیڈیم میں کئی طلبہ وطالبات پریکٹس کے لیے آئے ہوئے ہیں۔ ایسے میں ہریدوار کے سدکول تھانہ علاقے میں ایک 17 سالہ نابالغ کھلاڑی نے اپنے کوچ پر ریپ کا الزام لگایا ہے۔ پولیس نے ملزم کوچ کو گرفتار کر لیا ہے۔ متاثرہ کے والد نے ویمن کمیشن کی چیئر پرسن کسم کنڈوال کو فون پر بتایا کہ ان کی بیٹی 30 دیگر کھلاڑیوں کے ساتھ پریکٹس کے لیے روشن آباد گئی تھی، جہاں اس کے کوچ نے اسے کمرے میں بلایا اور اس کے ساتھ زیادتی کی۔ اتراکھنڈ اسٹیٹ ویمن کمیشن کی چیئر پرسن کنڈوال نے متاثرہ لڑکی کے والد سے بات کرنے کے فوراً بعد اس معاملے کا نوٹس لیا ہے۔ مذکورہ واقعہ کے نوٹس میں آنے پر ریاستی خواتین کمیشن کی چیئر پرسن نے کہا کہ یہ انتہائی قابل مذمت واقعہ ہے، اس معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے انہوں نے فوری طور پر سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس ایس پی) پرمیندر ڈوول سے فون پر بات کی۔ مذکورہ واقعہ میں ممکنہ کارروائی کی ہدایات دی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس قابل مذمت واقعہ کے ملزمان کو کسی قیمت پر نہیں بخشا جائے گا۔

## سوڈان میں ۳/کروڑ جنگ زدہ افراد کو امداد کی سخت ضرورت

### گزشتہ ۲۰/ماہ سے سرکاری فوج اور ریپڈ سیکوریٹی فورسز کے درمیان لڑائی جاری لیکن عالمی توجہ یوکرین، اسرائیل اور غزہ پر مرکوز: اقوام متحدہ

**نیو یارک:** اقوام متحدہ نے خبردار کیا ہے کہ سوڈان میں تین کروڑ سے زائد جنگ زدہ افراد کو فوری امداد کی ضرورت ہے۔ ان جنگ زدہ شہریوں کی نصف سے زیادہ تعداد بچوں پر مشتمل ہے۔ یہ بات اقوام متحدہ کی طرف سے پیر کے روز کہی گئی ہے۔ خیال رہے سوڈان میں پچھلے 20 ماہ سے سرکاری فوج اور پیرا ملٹری فورسز 'ریپڈ سیکیورٹی فورس' کے درمیان لڑائی جاری ہے۔ دونوں طرف کی فورسز میں عوام بٹ کر رہ گئے ہیں۔ یوکرین، اسرائیل اور غزہ پر زائد توجہ دی جارہی ہے۔ تاہم جاری لڑائی میں کمی کی علامات نہیں ہیں۔ اقوام متحدہ نے سوڈان کے ان جنگ زدہ لوگوں کیلئے 4.2 ارب ڈالر کی امداد کی اپیل کی ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق اس وقت سوڈان کی کل آبادی 30.4 ملین ہے۔ جبکہ اس میں سے پورے سوڈان میں 20.9 ملین لوگ جنگ سے متاثرہ ہوکر امداد کے حقدار ہیں۔ اقوام متحدہ نے اس صورتحال کو غیر معمولی انسانی المیہ قرار دیا ہے۔ واضح رہے یہ جنگ اپریل 2023 میں شروع ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے سوڈان اب قحط کے دہانے پر پہنچ چکا ہے۔ دونوں طرف کے ہزاروں لوگ اس آپس کی جنگ میں مارے جا چکے ہیں۔ 80 لاکھ شہریوں کو ملک کے اندر ہی ایک جگہ سے دوسری جگہ پر نقل مکانی کرنا پڑی ہے۔ جبکہ 27 لاکھ سوڈانی جنگ سے پہلے ہی نقل مکانی کر کے اپنے گھروں سے بکھر تھے۔ اس طرح سوڈان اندرونی طور پر نقل مکانی کی سب سے بڑی تعداد کا سامنا کرنے والا ملک بن چکا ہے اور بکھر لوگوں کا یہ بڑا بحران سوڈان کیلئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ مزید یہ کہ 33 لاکھ سوڈانی شہریوں کو سوڈان کی سرحدوں سے باہر فرار ہونا پڑا ہے جو کہ اس طرح جنگ سے پہلے کے ماحول کی آبادی کا چوتھا حصہ بکھری اور نقل مکانی کا شکار ہے۔ اقوام متحدہ نے سوڈان کے 5 مختلف علاقوں میں پہلے ہی قحط کا اعلان کر رکھا ہے۔ جبکہ اگلے ماہ مئی تک مزید 5 علاقوں کو قحط زدہ قرار دیے جانے کا خدشہ ہے۔ کیونکہ اس وقت تقریباً 81 لاکھ سوڈانی خانہ جنگی کی صورتحال میں بدترین بھوک اور افلاس کا سامنا کر رہے ہیں۔ سوڈان کی حکومت کی وفادار فوج اس امر کی تردید کرتی ہے کہ سوڈان میں کسی قسم کے قحط کا خطرہ ہے۔ جبکہ بین الاقوامی امدادی ادارے اس امر کی شکایت کرتے ہیں کہ حکومت نے دفتری اور تکنیکی نوعیت کی ایسی رکاوٹیں پیدا کر رکھی ہیں جن کی وجہ سے ان علاقوں میں امدادی اداروں کا پہنچنا مشکل ہے۔ دوسری جانب سوڈان کی فوج اور اس سے لڑنے والی 'آر ایس ایف' دونوں ایک دوسرے پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ بھوک کو جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ تا کہ ایک دوسرے کے حامی لوگوں کو بھوک سے مارا جاسکے۔ اقوام متحدہ نے انسانی بنیادوں پر مشرقی افریقہ کے اس ملک کے لوگوں کیلئے ضروری فنڈز کا 1/4 حصہ اکٹھا کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاہم عام طور پر دنیا کے لوگ سوڈان کی اس جنگ کو بھولے ہوئے ہیں جو عام سوڈانی شہریوں کیلئے وسیع پیمانے پر ہولناکیوں کا باعث ہے۔ جبکہ دنیا کے زیادہ تر لوگوں کی توجہ یوکرین اور مشرق وسطیٰ کے تنازعات کی طرف ہے اور یہ معاملہ زیادہ تر لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل ہے۔

## لبنان جنگ کے متاثرین معاوضہ کے منتظر

**بیروت:** لبنان میں حزب اللہ اور اسرائیل کے درمیان جنگ بندی کے معاہدہ کو ایک ماہ سے زیادہ کا عرصہ گذر جانے اور غزہ کی حمایت میں شروع ہونے والی جنگ کے کئی ماہ بعد ہزاروں لبنانی، خاص طور پر وہ لوگ جن کے گھر جنوبی لبنان میں تباہ ہو گئے تھے، ابھی تک معاوضے کے منتظر ہیں۔ معاوضے کی فائل نے حال ہی میں لبنان کے سیاسی اور سماجی حلقوں میں خاص طور پر حزب اللہ کے اندرونی حلقوں کے نام سے مشہور تنازعات کو جنم دیا ہے۔ بہت سے لبنانی شہریوں نے اس فائل کو اسپانسر کرنے والی جماعت کی طرف سے منصفانہ معاوضہ نہ ملنے کا خدشہ ظاہر کیا، جس کی قیادت حزب اللہ کے زیر انتظام ایک رئیل اسٹیٹ ادارہ جہاد البناء کرتا ہے۔ اسے جنگ کے دوران بہت زیادہ انسانی اور مادی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔ اس تناظر میں محمد حنون جس کی عمر بیس سال ہے اس کا تعلق جنوبی نبطیہ گورنری کے قصبے شقیف ارنون میں کاسمیٹکس فروخت کرنے والا اپنا اسٹور کھو دیا تھا۔ اسرائیلی فوج نے جنگ کے دوسرے ہفتے میں اسے نشانہ بنایا تھا۔ دکان کا سارا سامان جل گیا اور میرے خواب ان کے ساتھ چکنا چور ہو گئے گئے۔ اس نے العربیہ ڈاٹ نیٹ کو بتایا کہ کس طرح اس نے اور اس کے خاندان نے اس اسٹور سے روزی کمائی۔

## شعبہء اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی

## میرٹھ میں شاندار شعری نشست کا انعقاد

**میرٹھ:** "سیدہ تبسم ناڈکر صرف ممبئی ہی میں نہیں عالمی سطح پر مشاعروں کی دنیا میں جانی پہچانی جاتی ہے۔ آپ نے فکشن کے میدان میں بھی اہم خدمات انجام دی ہیں۔ ان کے علاوہ معروف شاعرہ اور فکشن نگار طلعت سروہا نے اردو شاعری کے میدان میں اپنی منفرد پہچان بنائی ہے۔" یہ الفاظ تھے پروفیسر اسلم جمشید پوری کے جو شعری محفل میں صدارتی خطبہ پیش کرتے ہوئے ادا کر رہے تھے۔ شعبہء اردو چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ میں ایک شاندار شعری نشست کا اہتمام کیا گیا جس کی صدارت کے فرائض معروف فکشن ناقد پروفیسر اسلم جمشید پوری نے انجام دیے اور مہمان خصوصی کے بطور ممتاز شاعرہ، ادیبہ اور معروف فکشن نگار محترمہ سیدہ تبسم ناڈکر (ممبئی) نے شرکت فرمائی جب کہ مہمان اعزازی کی حیثیت سے معروف شاعرہ اور فکشن نگار محترمہ طلعت سروہا (سہارنپور) نے شرکت کی۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر شاداب علیم نے انجام دیے۔ اور شکریہ کی رسم ڈاکٹر ارشاد سیانوی نے ادا کی۔ اس موقع پر محترمہ طلعت سروہا نے اپنا کلام پیش کرتے ہوئے کہا کہ

میں ہوں پاکیزہ مجھے گنہگار نہ سمجھا جائے
عیش وعشرت کا طلب گار نہ سمجھا جائے
میں بھی محبت کا نفرت سے نہیں دوں گی جواب
مجھ کو اتنا بھی وفادار نہ سمجھا جائے
میں ہی دوں اپنی وفاداری کا ثبوت
مجھ کو اس کے لیے تیار نہ سمجھا جائے
میں جو جاہوں تو سمندر میں بنا دوں رستہ
مجھ کو ہی راہ کی دیوار نہ سمجھا جائے
(طلعت سروہا)

مہمان خصوصی محترمہ سیدہ تبسم ناڈکر نے شعبہء اردو میں تشریف لاکر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اتنے کم وقت میں ایسی شاندان محفل سجانا اسلم جمشید پوری کی ہی خوبی ہے۔ محترمہ تبسم ناڈکر نے شعبہء اردو کی ادبی سرگرمیوں کی تعریف کرتے ہوئے اپنا شعری کلام پیش کیا

آج کی شب ہے بہت تیز ہوا رک جا ذرا
ان چراغوں کو ہوا میں نہ جلا رک جا ذرا
میں نے اپنے لبوں کو ذرا جنبش دی تھی
اس نے محفل میں گرج کر کہا رک جا ذرا
تیری آنکھوں میں شرارت سی ہوئی محسوس
اب قدم اپنے تو آگے نہ بڑھا رک جا ذرا

اس موقع پر ڈاکٹر آصف علی، ڈاکٹر الکا وششٹھ، محمد شمشاد، محترم شاہِ زمن، عظمیٰ سحر، نذہت اختر، محمد شعیب، محمد عیسیٰ، محمد ندیم، محمد زبیر، لمرا، مہک، مسکان وغیرہ موجود رہے۔

## بائیڈن کے عہدہ چھوڑنے سے پہلے غزہ میں جنگ بندی پر بلنکن کا زور

**واشنگٹن:** امریکہ کے وزیر خارجہ انٹونی بلنکن نے صدر جو بائیڈن کے عہدہ چھوڑنے سے پہلے پہلے غزہ میں جنگ بندی کے معاہدے کیلئے حتمی کوشش پر زور دیا ہے۔ برطانوی خبر رساں ادارے روئٹرز کے مطابق پیر کو جاری ہونے والا یہ بیان حماس کے عہدیدار کے اس بیان کے بعد سامنے آیا ہے جس میں روئٹرز کو بتایا گیا تھا کہ معاہدے کے تحت رہا کیے جانے والے 34 یرغمالیوں کی فہرست بنا لی گئی ہے۔ انٹونی بلنکن سے نیوز کانفرنس میں جب پوچھا گیا کہ کیا جنگ بندی کا معاہدہ قریب ہے؟ تو اس کے جواب میں ان کا کہنا تھا کہ 'ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے پاس موجود باقی وقت جو کہ دو ہفتے کا ہے، کے دوران اس کو مکمل کیا جائے۔' اسرائیل نے اپنے اوسط درجے کے عہدیداروں کی ٹیم مذاکرات کیلئے قطر بھجوائی ہے جو کہ قطر اور مصر کی ثالثی میں ہو رہے ہیں۔ اسرائیل کی خفیہ ایجنسی موساد کے سربراہ جو اس سے قبل بھی مذاکرات کے طویل سلسلے کی قیادت کرتے رہے ہیں، کے بارے میں امید ظاہر کی جارہی ہے کہ وہ اس بات چیت میں بھی شامل ہو جائیں گے۔ تاہم اسرائیل کے وزیر اعظم آفس کی جانب سے اس بارے میں کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا۔ یہ ابھی تک واضح نہیں ہوا ہے کہ فریق بات چیت میں کہاں تک پہنچے ہیں، تاہم ایسے اشارے ملے ہیں کہ ان مطالبات میں تبدیلی لائی گئی ہے جن کی وجہ سے ایک سال سے زائد عرصے تک جنگ بندی کا معاہدہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکا تھا۔ امریکہ کے نومنتخب صدر ڈونالڈ ٹرمپ کہہ چکے ہیں کہ 20 جنوری کو ان کے عہدہ سنبھالنے سے قبل اگر غزہ میں حماس کی جانب سے یرغمال بنائے گئے افراد کو رہا نہ کیا گیا تو اس کی انتہائی 'بھاری قیمت' مشرق وسطیٰ کو چکانا پڑے گی۔ اور اس بیان کو بھی اب خطے میں جنگ بندی کیلئے ایک غیر سرکاری ڈیڈلائن کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ غزہ کے شعبہ صحت کے حکام کا کہنا ہے کہ اب تک اسرائیل کے حملوں میں 46 ہزار کے قریب فلسطینی ہلاک ہو چکے ہیں۔ اسرائیل نے سات اکتوبر 2023 کو حماس کے حملے کے جواب میں غزہ میں ایک بڑا فوجی آپریشن شروع کر دیا تھا جو اب تک جاری ہے۔ اسرائیلی حکام کا کہنا ہے کہ حماس کے حملے میں 12 سو افراد ہلاک ہو گئے تھے جبکہ 250 کو یرغمال بنالیا گیا تھا۔

## بھیونڈی: ۷/دن تک کم پریشر میں پانی سپلائی کیا جائے گا

**بھیونڈی (شارف انصاری):** بھیونڈی میونسپل کارپوریشن علاقے میں شہریوں کو کارپوریشن نے اعلان کرتے ہوئے مطلع کیا ہے کہ ۷/دنوں تک شہر میں پینے کا پانی کم دباؤ میں سپلائی کیا جائے گا۔ میونسپل کارپوریشن نے عوام کو مطلع کیا ہے کہ بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کو پانی فراہم کرنے والے برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن کے پانی کے پائپ میں خرابی پیدا ہوئی ہے۔ جس کی مرمت میں 5 سے 7 دن لگ سکتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بھیونڈی شہر کے نلوں میں سات دن تک پانی کا دباؤ کم رہے گا۔ میونسپل کارپوریشن کے واٹر سپلائی ڈپارٹمنٹ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ان سات دنوں کے لیے پانی کا استعمال کم کر کے میونسپل کارپوریشن کے ساتھ تعاون کریں۔

## پنویل کرنجاڈے میں آنکھوں کا کیمپ

**پنویل (پریس ریلیز)** پنویل کے قریب کرنجاڈے مقام پر انیل آئی ہسپتال اور آپٹیکل ایکسپریس کے زیر انتظام وہاں پر اتوار ۵/جنوری کو پنویل میں رہائش پزیر آپٹیکل ایکسپریس کی منیجر محترمہ روبینہ قریشی نے کرنجاڈے میں دو کو آپریٹیو سوسائٹی میں آنکھوں کے کیمپ کا انعقاد کیا گیا تھا ماہر ڈاکٹر عالم صاحب نے آنکھوں کی جانچ کی گئی اور وہاں پر لوگوں نے بڑی تعداد میں کم دام میں چشمے خریدے گے آپٹیکل ایکسپریس کی منیجر روبینہ قریشی غریب علاقوں میں آنکھوں کی جانچ پڑتال کا انعقاد کیا کرتی ہیں اور لوگ استفادہ حاصل کرتے ہیں۔

## او یو (اووائی او) ہوٹلوں میں عاشق مزاج جوڑوں کو داخلہ نہیں

**ممبئی (ایجنسی)** میرٹ او یو (او یو) ہوٹلوں میں عاشق مزاج جوڑوں کو بغیر شادی سرٹیفکیٹ داخلہ نہیں دیا جائیگا۔ او یو میرٹ انتظامیہ نے ہدایت جاری کرتے ہوئے تمام او یو ہوٹلوں میں عاشق مزاج جوڑوں کو بغیر شادی سرٹیفکیٹ داخلہ ممنوع قرار دیا ہے۔ یہ انتظام کسی بھی غلط کاروائی کی روک تھام کے مقصد سے عمل میں لایا گیا ہے۔

## شیواجی نگر سگنل پر اسکول کے طلبہ کی حفاظت کیلئے فوری اقدامات

**عبید الرحمٰن عبد العظیم (معلّم، شیواجی نگر اُردو ایم پی ایس نمبر ا/ر)**

شیواجی نگر نمبر ا/ر کیمپس ایک بڑی عمارت ہے جس میں 5 مختلف اسکول جاری رہتے ہیں۔ یہاں بال واڑی سے لے کر ہشتم جماعت کے طلبہ تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں۔ اور پورے کیمپس میں پڑھنے والے طلبہ کی تعداد کم و بیش 2500 ہے۔ شیواجی نگر 1 نمبر کیمپس ممبئی کے مصروف شیواجی نگر سگنل کے قریب واقع ہے، روزانہ تقریباً 2500 طلبہ کی آمدورفت کا مشاہدہ کرتا ہے۔ یہ طلبہ گوتم نگر، منڈالا، لوٹس، مہاڈا، اور دیگر کئی علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ تعلیمی ادارہ ایک بڑی شاہراہ کے قریب ہونے کے باعث ان کم عمر طلبہ کے لیے نمایاں حفاظتی خطرات پیدا کرتا ہے۔ حالیہ واقعات اس سنگین صورتحال کی نشاندہی کرتے ہیں۔ دی فری پریس جرنل اخبار کی رپورٹ کے اعتبار سے دیکھیں تو دسمبر 2024 میں شیواجی نگر جنکشن کے قریب ایک 25 سالہ موٹر سائیکل سوار ایک بیسٹ بس سے تصادم کے بعد جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ اسی مقام پر، ایک 9 سالہ بچہ بی ایم سی کے کچرا اٹھانے والے ٹرک کی زد میں آ کر جاں بحق ہوگیا۔ یہ واقعات علاقے میں جامع حفاظتی اقدامات کی فوری ضرورت کو اجاگر کرتے ہیں۔ اساتذہ اور والدین روز بروز ان خطرناک حالات پر اپنی تشویش کا اظہار کر رہے ہیں۔ پیدل چلنے کے مناسب انتظامات کی کمی اور تیز رفتار گاڑیوں کی آمدورفت حادثات کے خطرے کو مزید بڑھا رہی ہے۔ مہاراشٹرا روڈ سیفٹی نیٹ ورک پہلے ہی ان خطرات کی نشاندہی کر چکا ہے، اور انہوں نے تجویز دی ہے کہ اسکولوں کے قریب ایسی جگہوں کو بلیک اسپاٹ قرار دیا جائے تا کہ حفاظتی اقدامات کو ترجیح دی جاسکے۔ اس نوع کے اعتبار سے یہ بھی مشاہدہ کیا گیا ہے کہ والدین کی ایک بڑی تعداد محض حفاظتی اقدامات کا منظم نظم نہ ہونے کے باعث اپنے بچوں کو اسکول بھیجنے سے روک رہے ہیں اور اس وجہ سے بچوں کا بے پناہ تعلیمی خسارہ ہوتا جارہا ہے۔ ہم اساتذہ ایسا محسوس کرتے ہیں کہ اسکول زونز میں حفاظت کو بہتر بنانے کے لیے درج ذیل اقدامات مؤثر ثابت ہو سکتے ہیں: رفتار کم کرنے کے اقدامات: اسکول کے قریب گاڑیوں کی رفتار کم کرنے کے لیے سپیڈ بریکر، رمبل اسٹرپس، اور واضح نشانات نصب کیے جائیں تا کہ بڑی تعداد با آسانی گزر سکے۔ فٹ اوور برج کی تعمیر: شاہراہ پر ایک فٹ اوور برج کی تعمیر ایک اہم اور مستقل حل ثابت ہوسکتا ہے۔ اس کے ذریعے طلبہ کو سڑک پار کرنے کے دوران گاڑیوں کے خطرے سے بچایا جاسکتا ہے۔ پیدل چلنے والوں کے لیے مخصوص راستے: طلبہ کے لیے محفوظ چلنے کے راستے فراہم کیے جائیں یا راستوں کی اس اعتبار سے تقسیم کی جائے کہ طلباء اور گاڑیوں کا کم سے کم سابقہ پڑ سکے۔۔ محفوظ کراسنگ کا انتظام اور پولیس اہلکاروں کی تعیناتی: زیبرا کراسنگز کے واضح نشانات اور مناسب روشنی کے انتظامات کیے جائیں اور پولیس اہلکار کو باقاعدگی سے تعینات کیا جائے، خصوصی طور پر اسکول شروع ہوتے اور چھوٹتے وقت۔ عوامی شمولیت: طلبہ، والدین، اور مقامی رہائشیوں کے ساتھ روڈ سیفٹی سے متعلق آگاہی پروگرام منعقد کیے جائیں تا کہ لوگ مزید محتاط رہ سکیں۔ 7 جون 2023 کو وجے کمار یادو کی دی انڈین ایکسپریس میں ایک رپورٹ کے حوالے سے مہاراشٹرا میں پیدل چلنے والوں کی اموات کی تعداد 2022 میں 2894 انرول کی گئی۔ اس کے پیش نظر، یہ ضروری ہے کہ حکام فوری اقدامات کریں تا کہ شیواجی نگر نمبر 1 کیمپس کے طلبہ کو محفوظ بنایا جا سکے۔ حفاظتی مداخلتوں کو نافذ کر کے مزید حادثات کو روکا جا سکتا ہے اور ہمارے بچوں کے لیے جو ہمارے ملک کا مستقبل ہیں، آنے والے وقت میں ہم ان ہی میں کسی کو ڈاکٹر، انجینئر، بیوروکریٹ، تاجر، ادیب، انشاء پرداز، سماجی کارکن، سیاسی خدمتگار اور دیگر شعبوں میں اپنی خدمات انجام دیتے دیکھ رہے ہوں گے۔ ہمارے مستقبل کی بہتری کے لیے محفوظ اور منظم ماحول فراہم کیا جانا از حد ضروری ہے۔ مکرمی! ہم متعلقہ حکومتی اداروں، سماجی کارکنان، سیاسی اہلکاروں، اور دیگر ذمہ داران سے اپیل کرتے ہیں کہ اس مسئلے کو ترجیحی بنیاد پر حل کریں۔ ماہرین سے مشاورت کے ذریعے مؤثر حل ترتیب دیے جائیں اور فوری طور پر نافذ کیے جائیں۔ ہم حکومت سے خصوصی طور پر درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس سنگین صورتحال کو سنجیدگی سے لے اور ترجیحی بنیادوں پر عملی اقدامات کرے تا کہ طلبہ کو محفوظ تعلیمی ماحول فراہم کیا جا سکے۔ ہمیں امید ہے کہ اس معاملے کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا، اور ہماری آنے والی نسلوں کے لیے ایک محفوظ مستقبل یقینی بنایا جائے گا۔

## مصر میں فیس بک پر بچوں کی فروخت کے اشتہارات کے بعد حکومت الرٹ

**قاہرہ:** پچھلے دو دنوں کے دوران سماجی رابطوں کی ویب سائٹ 'فیس بک' پر بچوں کی فروخت "والے پیجز اور اکاؤنٹس کیسامنے آنے کے بعد مصر کے عوامی حلقوں میں گہری بے چینی اور خوف کی لہر دوڑ گئی ہے۔ فیس بک پر بچوں کی خرید و فروخت کے اشتہارات سامنے آنے کے بعد حکام نے کارروائی کا فیصلہ کیا ہے۔ واقعے کے بعد مصر میں قومی کونسل برائے اطفال کی سربراہ سحر السنباطی نے پیر کو ہدایت کی کہ بچوں کو رقم کے بدلے گود لینے کی پیشکش کیے جانے کے واقعے کو چائلڈ پروٹیکشن کے حوالے کیا جائے۔ انہوں نے اٹارنی جنرل سے بھی درخواست کی کہ وہ اس واقعے کی عدالتی تحقیقات شروع کرے۔ جنرل ایڈمنسٹریشن برائے چائلڈ ریلیف کی ڈائریکٹر صبری عثمان نے تصدیق کی کہ فیس بک پر بچوں کو فروخت کرنے والے گروپس کی نگرانی کی جارہی ہے۔ انہوں نے کل شام مقامی الحیات چینل پر ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں یہ بھی واضح کیا کہ کچھ لوگ اپنے بچوں کو بیچنے کی خود کوشش کرتے ہیں کیونکہ ان کے پاس پیسے نہیں ہیں"۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس پر بچے ایک فروخت ہونے والی شے بن چکے ہیں۔ قیمتیں مختلف ہوتی ہیں۔ ایک بچے کی قیمت 3 سے 5 ہزار پاؤنڈ تک پہنچ جاتی ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ یہ واقعہ 2010ء کے قانون نمبر 64 کے تحت قابل سزا انسانی اسمگلنگ کا جرم ہے، جس کی سزا عمر قید اور کم از کم ایک لاکھ پاؤنڈ (1,974 امریکی ڈالر) کے جرمانے تک پہنچ سکتی ہے۔

## مجلس العلماء تحریک اسلامی مہاراشٹر کے ۲/روزہ دعوتی ورکشاپ میں

## انجینئر سید سعادت اللہ حسینی امیر جماعت اسلامی ہند کا خطاب

جماعت اسلامی ہند، ناندیڑ

**ممبئی:** بھارت جیسے ملک میں جہاں کی اسّی فیصد آبادی اسلام سے ناواقف ہے، دعوت دین کا کام انتہائی ضروری ہے۔ اسی فریضہ کی ادائیگی سے یہاں کے مسائل بھی حل ہوں گے۔ ہم برادران وطن کے پاس اسلام کے سفیر اور نمائندہ بن کر جائیں۔ ان خیالات کا اظہار امیر جماعت اسلامی ہند سید سعادت اللہ حسینی نے مجلس العلماء تحریک اسلامی مہاراشٹر کے دو روزہ دعوتی ورکشاپ میں کیا۔ یہ ورکشاپ مورخہ ۴، ۵/جنوری ۲۰۲۵ء کو ناندیڑ میں منعقد ہوا۔ جناب سید سعادت اللہ حسینی نے مزید کہا کہ "یقیناً آج حالات ناسازگار ہیں۔ مگر ایسے ہی حالات میں اسلام کی دعوت تیزی سے پھیلی ہے۔ ہر قسم کے حالات میں اپنی ذمہ داری محسوس کرنا علماء کی اہم صفت ہے۔ علماء کا اہم کام یہ ہے کہ ملت اسلامیہ کو بھی دعوت دین کی اہمیت وضرورت سمجھائی جائے۔ انہیں بتایا جائے جائے کہ فریضۂ دعوت کی ادائیگی ہماری منصبی ذمہ داری ہے۔ یہ آخرت میں ہماری نجات کا ذریعہ اور اس دنیا میں ہماری سربلندی وعظمت کا ضامن ہے۔ وقت کی اہم ضرورت ہے کہ دعوت دین ہمارے خطابات اور دروس کا موضوع بنے۔ ملت کے بہت کم افراد یہ کام کر رہے ہیں۔ یہ بہت دبا ہوا عنصر ہے۔ مسلمان اسلام کا نمونہ بنیں۔ ہماری آبادیاں اور بستیاں مثالی بنیں تا کہ برادران وطن کو اسلام اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا موقع ملے۔ "ملک کے موجودہ حالات میں دعوت دین کے مواقع اور چیلینجز" کے عنوان پر مولانا محمد الیاس خان فلاحی امیر حلقہ جماعت اسلامی ہند مہاراشٹر نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ دعوت دین اس ملت کی شناخت اور پہچان ہے یہ دعوت ہی امت مسلمہ کی وجہ تخلیق ہے۔ مگر تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو گزشتہ تین سو سالوں سے ہم اس فریضہ کی ادائیگی سے کوتاہی برت رہے ہیں۔ اسلام کی دعوت انسانوں کے دلوں اور ان کی فطرت کی آواز ہے، اسے انسانوں کے سامنے اس یقین کامل کے ساتھ پیش کرنا چاہیے کہ وہ اسے قبول کریں گے۔ آج کے انسانوں نے تباہی اور ہلاکت کا جو راستہ اختیار کر رکھا اسے اس سے بچانا ہماری ذمہ داری ہے۔ دعوت دین کے سلسلہ میں ہمارے لئے اس وقت سب سے بڑا چیلینج ہماری مایوسی اور حالات کا خوف اور ڈر ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ برادران وطن سے ہمارے شخصی اور سماجی گہرے تعلقات ہوں۔ اس دعوت کے مطابق آج کوئی عملی نمونہ اور ماڈل موجود نہیں ہے۔ یہ بھی ایک بڑا چیلینج ہے۔ "دعوت دین کے پس منظر میں فارغین مدارس کا مطلوبہ کردار" کے عنوان پر معروف داعی اور مہتمم و بانی جامعہ ابوالحسن علی ندویؒ مالیگاؤں، مولانا جمال عارف ندوی نے رہنمائی فرمائی۔ آپ نے کہا کہ دعوت دین کا یہ کام اس امت کا اہم ترین فریضہ ہے۔ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے اس دعوت کو اپنی زندگیوں کا مشن بنایا اور اس امت سے بھی یہی مطلوب ہے۔ موجودہ دور میں چند افراد کے کرنے سے یہ کام نہیں ہوگا۔ آج داعیان کے بہت بڑی تعداد کی ضرورت ہے۔ فارغین مدارس اور علماء کرام کو چاہیئے کہ اس کو اپنی زندگی کا نصب العین بنائیں۔ کیوں کہ وہ سب سے زیادہ دین وشریعت کو جاننے والے اور معروف ومنکر کا فہم رکھنے والے ہیں۔ ان سے بہتر اور کون ہے جو اس ذمہ داری کو ادا کرے؟ علماء کرام جہاں علم کے اعتبار سے انبیاء کے وارث ہیں، وہیں وہ انبیاء کی دعوت اور پیغام کے اعتبار سے وارث ہیں۔ اس ورکشاپ میں "اسلام کے متعلق برادران وطن کے عام سوالات"، "ملت کو داعی ملت بنانے کا موثر طریقہ" "دعوت کے کام میں زبان کی اہمیت" "دعوت دین کے لئے علمی تیاری" جیسے اہم موضوعات پر ماہرین نے رہنمائی کی۔ اس کے علاوہ فیلڈ ورک کر کے شرکاء ورکشاپ نے دعوت کا عملی تجربہ بھی کیا۔

## ریاست کی تعلیمی معیار میں مزید اضافہ کیلئے تعلیمی تنظیمیں حکومت کا ساتھ دیں، وزیر تعلیم دادا بھوسے

**ممبئی (خیال اثر):** ریاست میں طلباء مرکوز پروجیکٹ شروع کیا جائے گا، تعلیمی ترقی کے مختلف اقدامات کئے جائنگیں، اساتذہ و اسکولوں کے مسائل مرحلہ وار حل کیے جائیں گے کچھ مسائل کے حل کے لیے متعلقہ آفیسران کو حکم دیا گیا ہے جس کا رزلٹ آپ لوگ کو جلد نظر آئے گا، ریاست کے تعلیمی معیار میں اضافہ کے لیے تعلیمی تنظیموں نے حکومت کا تعاون کریں، ہم سب کو مل کر تعلیمی معیار میں مزید اضافہ کرنا ہے، اسطرح کا اظہار ریاست کے نو منتخب وزیر تعلیم دادا جی بھوسے نے ممبئی جے ہند کالج میں منعقدہ 65 تعلیمی تنظیموں کی میٹنگ میں کیا۔ میٹنگ میں سکریٹری رنجیت سنگھ دیول، سابق سکریٹری نند کمار، ایجوکیشن کمشنر سچندر پرتاپ سنگھ، ایس سی آر ٹی ڈائریکٹر راہل ریکھاوار، ڈائریکٹر آف پرائمری شرد گوساوی، ڈائریکٹر آف ہائر ایجوکیشن سمپت سوریہ ونشی، ڈپٹی سکریٹری تشار مہاجن و دیگر آفیسران موجود تھے، اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھ نے ریاست بھر کے اردو میڈیم اساتذہ و طلباء کی نمائندگی کی۔ تنظیم کے بانی ساجد نثار احمد نے مطالبہ کیا کہ ریاست میں جہاں پر اردو میڈیم جماعت پہلی تا چوتھی کلاس ہے وہاں پانچویں و جماعت ساتویں تک کلاس ہے وہاں آٹھویں شروع کیا جائے، اساتذہ بھرتی فیز ٹو شروع کیا جائے، فیز ٹو کے لیے ٹیب چالو کیا جائے، زیادہ سے زیادہ ٹیچر بھرتی کی جائے، ہائی اسکول، پرائیویٹ پرائمری، جونیئر کالج، سینیئر کالج کے لئے گرانٹ کی لسٹ جاری کی جائے، اقلیتی اداروں کو 20 طلباء پر ایک ٹیچر منظوری کا نوٹیفکیشن جاری کیا جائے، اردو اسکول، اردو کینیڈر پرکھ، اردو ناظر تعلیمات پر اردو اساتذہ کی منتخبی کی جائے، انتر ضلع بدلی، ضلع انتر بدلی شروع کی جائے، 10 فیصد کی شرط ختم کی جائے، اردو میڈیم میں پسماندہ طبقات کے امیدوار نا ملنے پر جنرل کیٹیگری کے امیدواروں کی بھرتی کی جائے، 10,20,30 آشوآتی پرگتی یوجنا لاگو کی جائے، طلباء کو فل یونیفارم دیا جائے، میڈ ڈے میل اسکیم مدنیس و پکانے والوں کا انودان جاری کیا جائے، گریجویٹ ٹیچر کی پروموشن کی گی ہے انکو ویتن شرینی لاگو کی جائے، ساتویں پے کمیشن کی غلطیاں دور کی جائے، ساجد نثار نے مطالبہ کیا کہ تمام کارپوریشن کی اسکولوں کو حکومت کی جانب سو فیصد گرانٹ دی جائے، ایک نومبر 2005 سے پہلے منتخب اساتذہ و ایک نومبر 2005 کے بعد منتخب اساتذہ کو جونی پنشن یوجنا لاگو کی جائے، نان ٹیچنگ اسٹاف کی بھرتی شروع کی جائے۔ اساتذہ کے میڈیکل بلوں کے لیے فنڈز کی فراہمی کے ساتھ ساتھ ٹیب شروع کیا جائے۔ حکومتی فیصلہ 2003 کے مطابق ضلع انتر سے ٹرانسفر ہونے والے اساتذہ کو یا تو پیشگی تنخواہ میں اضافہ دیا جائے یا مذکورہ ٹیچر کی سنیارٹی برقرار رکھی جائے۔ ساتویں پے کمیشن کی غلطیوں کو درست کر کے اساتذہ کو فوائد دیا جائے۔ اساتذہ کی بھرتی محکمہ آسکول ایجوکیشن کے 2003 کے حکومتی فیصلے کے مطابق 2006/2007 میں کی گئی تھی۔ مذکورہ اساتذہ کو حکومتی فیصلہ 2003 کے مطابق تعینات کیا گیا تھا۔ مذکورہ اساتذہ پر پرانی پنشن اسکیم کا اطلاق کیا جائے۔ مزکورہ میٹنگ میں اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھ کے بانی ساجد نثار احمد، ضلع کار گذار صدر نان ٹیچنگ انصاری عقیل احمد، ٹی ڈی ایف صدر جادھو سر، سنگیتا تائی، سمبھاجی تھورات، ادے شندے، کیشو بین راؤ جادھو، وجے کومبے، پروین آبھا، کل 65 پرائمری و ہائی اسکول کے یونین کے صدر و سکریٹری موجود تھے۔

## مائناریٹی اردو انگریزی اسکول کا تقسیم انعامات

### تنزیل دانش مستے کو ایوارڈ دیا گیا

Student of the year award 2024-25
Student
2024-25

**پنویل (زبیر فطرت)** گزشتہ کل ۶/جنوری کو پڑکے ہال میں مایناریٹی اردو انگلش اسکول کے بچوں کا سالانہ تقسیم انعامات کا پروگرام منعقد ہوا مہمان خصوصی پنویل ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر اقبال قاضی سابق کونسلر مقیت قاضی جبکہ اسکول انتظامیہ کمیٹی کے اسلم پٹھان ظہور سین اور زبیر پٹو شریک تھے اس پروگرام میں انگلش اسکول کی طالبہ پنویل کی بزرگ شخص صابر ابراہیم مستے کی پوتی تنزیل دانش مستے کو بہترین اسٹوڈنٹ کا ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا تھا جبکہ اس پروگرام میں انگلش میڈیم کے بچوں کو مختلف ایوارڈ سے نوازا گیا تھا اور اردو میڈیم کی دسویں جماعت کی طالبہ کو بھی انعام دیا گیا پروگرام میں اردو میڈیم کی پرنسپل قدسیہ پرایمز والا اور انگریزی میڈیم کی پرنسپل عایشہ رندھوے دیگر معلمات پیش پیش تھیں شام کو پروگرام کا شکریہ کے بعد اختتام ہوا۔

## تھانے کرائم برانچ یونٹ ۵/کی بھیونڈی میں بڑی کارروائی کی

### ایم ڈی اسمگلر کو گرفتار کر کے 11.22 لاکھ روپے مالیت کا میفیڈران برآمد کیا

**بھیونڈی (شارف انصاری):** بھیونڈی کرائم برانچ دفتر سے تھوڑے ہی فاصلے پر واقع وشال لاج سے آرام کرتے ہوئے ایک ایم ڈی اسمگلر کو 11.22 لاکھ روپے مالیت کی میفیڈرون کے ساتھ تھانے کے واگلے اسٹیٹ کرائم برانچ یونٹ 5 نے گرفتار کیا ہے۔ اسی طرح پانچ ماہ قبل گجرات اے ٹی ایس نے بھیونڈی کے ندی ناکا علاقے میں کارروائی کرتے ہوئے 800 کروڑ روپے کا ایم ڈی برآمد کیا تھا۔ ان دونوں کارروائیوں نے بھیونڈی پولیس کے کام کرنے کے انداز پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔ پولیس کے مطابق تھانے کی واگلے کرائم برانچ نے خفیہ اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے پیر کی شام بھیونڈی کورٹ کے سامنے واقع وشال لاج پر چھاپہ مارا اور مذکورہ لاج کے کمرہ نمبر 208 سے 31 سالہ نوید احمد شکیل احمد ملک عرف سونو کو گرفتار کر اس کے پاس سے 11 لاکھ 22 ہزار 200 روپے مالیت کا 110 گرام میفیڈرون ایم ڈی برآمد کیا ہے۔ اس واقعہ کے متعلق نظام پورہ پولیس تھانہ میں کیس درج کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق گرفتار ملزمان نے رویش مومن سے اتنی بڑی مقدار میں ایم ڈی فروخت کرنے کی نیت سے لی تھی۔ جو اس وقت پولیس کی گرفت سے دور ہے۔ پولیس رویش مومن کی سرگرمی سے تلاش کر رہی ہے۔ پولیس سب انسپکٹر تشار مانے معاملے کی تحقیقات کر رہے ہیں۔

## میونسپل کارپوریشن چناؤ کی تیاریاں شروع ہوگئی، مورچہ بندی شروع ہوگئی

**ممبئی: (زبیر فطرت)** اب تک حالانکہ بمبئی کارپوریشن کے چناؤ کا بگل نہیں بجا ھے مگر ان دنوں مہایوتی نے زور دار تیاریاں شروع کردی گئی ھے رام داس اٹھولے نے کہا کہ ہم میونسپل کارپوریشن چناؤ میں 50 امیدوار کھڑے کریں گے جبکہ پیوش گویل کا کہنا ھے کہ ھم مضافات میں 40 امیدوار کو کامیاب بنائیں گے کیونکہ مہاراشٹرا اسمبلی چناؤ میں ہم کو عوام کی حمایت حاصل ہوئی تھی۔